وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

نامور شعرائے ہند و دکن کے جدید و قدیم چیدہ قصائد کا مجموعہ مرتبہ

نیاز آگین محمد شمس الدین تاجر کتب حیدرآباد دکن

موسوم بہ

جلوۂ احمدی

حصہ سوم

حسب فرمائش تاجران کتب بہ اہتمام سید جہانگیر صاحب تاجر کتب بازار پتھر گٹی
حیدرآباد دکن

چمن پریس حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

مختصر فہرست کتب دوکان سید جہانگیر صاحب تاجر کتب بازار پتھر گھٹی حیدرآباد دکن

قصائد

کتاب		قیمت
حافظ الایمان -		عہ/۸/
حافظ الاللہم -		عصہ/۸/
دیوان سنی -		عصہ/۸/
دیوان محمود جدید عمدہ		۱۲/
نعت احمدؐ -		۴/
گلزار نعت -		۶/
نجم الضیا اول و دوم -	فی	۵/
جلوۂ محمدی - اول و دوم -	فی	۶/
سہے نعت چار حصہ	فی	۴/
مولود شریف علم امام شہید -		۶/
بہار خلد -		۵/
دیوان خفی -		۸/
دیوان لطیف -		۴/
مولود زیور ایمان -		۶/
مجموعہ شرف الانام عربی مجلد -		عصہ/۸/
باغ مدینہ بہار مدینہ -		عصہ/
بیاض مدینہ جدید -		عصہ/
باغ محمدی چار حصہ -	فی -	۸/
گلدستہ احمدی چار حصہ -	فی	۸/

غزلیات

کتاب		قیمت
گلدستہ شہید ناز چار حصہ	فی	۶/
بہار گلشن چار حصہ	فی	۳/
بزم عشرت -		۸/
بزم طرب -		۸/
بزم سرور -		۸/
بزم راحت -		۸/
بزم نشاط -		۸/
ترانہ شیرین -		۴/
ترانہ عشاق -		۳/
ترانۂ بلبل -		۴/
نغمۂ بلبل -		۴/
چمن بے نظیر -		عصہ/
مجموع الاشعار -		۶/
دیوان ضامن -		۶/
دیوان ذوق -		۶/
دیوان غالب اردو -		۶/
دیوان مومن -		۱۰/
دیوان رند -		عصہ۴/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدۂ یٰسین

جو پہونچے عرش پر نورِ خدا آہستہ آہستہ
خود آیا پیشوائی کو خدا آہستہ آہستہ

ہوئی خوش دیکھ کر براق نعلینِ مبارک کو
بسجدہ شکرِ خالق کا کیا آہستہ آہستہ

عمامہ سر پہ اور تن پہ سجا جامہ محمد نے
رکھا کاندھے پہ کملی اور چلا آہستہ آہستہ

فرشتے حور و غلمان اور پری جن و بشر سارے
سنا تھے آکے کلمہ کی صدا آہستہ آہستہ

تھے جبریلِ امین تھامے رکاب قدمِ اقدس کو
نظر سے جو طرف کرکے نگہ آہستہ آہستہ

جدا جب ہو گئے جبریل تنہا ہو گئے حضرت
تو خالق سے صدا آئی کہ آ آہستہ آہستہ

تصدق آفتاب اور ماہتاب ہوتے تھے قدموں پہ
رسول اللہ ذرا گھونگھٹ اٹھا آہستہ آہستہ

مثالِ در کے آویزاں ہے بس یٰسین حضرت کو
چلا آتا ہے اس در سے گدا آہستہ آہستہ

قصیدۂ رومی

ہر لحظہ بشکل آن بتِ عیار بر آمد - دل برد و نہان شد
ہر دم بہ لباسِ دگر آن یار بر آمد - گہ پیر و جوان شد
گہ نوح شد و کرد جہان را بدعا غرق - خود رفت بکشتی
گہ گشت خلیل و بدلِ نار بر آمد - آتش گل از آن شد
یوسف شد و از مصر فرستادہ قمیصی - آن جلوۂ عالم
در دیدۂ یعقوب چو انوار بر آمد - تا دیدہ عیان شد

یونس شدہ در بطنِ سمک رفت بدریا۔ از بہرِ طہارت۔
موسیٰ شدہ چو سینہ کہ اسرار بر آمد۔ بر طور روان شد

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ۔ خود رند سبو کش۔
خود بر سرِ آن کوزہ خریدار بر آمد۔ بشکست روان شد

خود گشت صراحی و شدے ساغر و ساقی۔ خود بزم نشین شد۔
خود آن مئے سرمست بپیانہ بر آمد۔ شور دلِ جان شد

نے نے کہ ہمین بود کہ می گفت انا الحق۔ در صورتِ منصور۔
منصور نہ آن بود کہ بر دار بر آمد۔ نادان گمان شد

این جملہ ہمین بود کہ می آمد و می رفت۔ ہر قرن کہ دیدی۔
تا عاقبت آن شکلِ عرب وار بر آمد۔ دارائے جہان شد

رومی سخن کفر نگفتہ است نہ گوید کس در ہمہ عالم۔
کافر شد و آن کس کہ بہ انکار بر آمد۔ مردودِ جہان شد

قصیدہ لعل

اے شاہِ جہان محبوبِ خدا صورت اپنی دکھلا دینا
تیرے ہجر کی مجھکو تاب نہین ذرا چاند سا مکھڑا دکھلا دینا

آ جاؤ نظر محبوبِ خدا فرقت مین تمہارے جان چلی
ہے دردِ جدائی سے دل مردہ اُمت ٹھوکر سے جِلا دینا

عصیان نے بھرا دفتر ہے میرا کوئی نیک عمل مجھسے نہ ہوا
تیرے دریائے رحمت ہے مولا میرا دفترِ عصیان دھلوا دینا

ہوں غرق گناہ مین سر تا پا ہے بحرِ گناہ مین کشتی میری
یا پیر ترحم سے اپنے میری ناؤ کو پار لگا دینا

ہے لعل حزین کی تجھسے دعا یا غوثِ جہان محبوبِ الٰہی
بلوا کے روضہ پہ اپنے مجھے تھوڑی حضور جگہ دینا

قصیدۂ محبوب

جہان مین کس طرح دیدار حق کا ہو نہین سکتا
اگر ہو دیکھنے والا تو کیسا ہو نہین سکتا

کبیرا جرم ہے غافل سمجھ خود کو نہ تو موجود
سوا حق کے وجود اس جا کسی کا ہو نہین سکتا

جدا ہین حال کی باتین جدا ہین قال کی باتین
انا کہکر کوئی منصور اصلا ہو نہین سکتا

تو پہلے علم و حکمت سیکھکر ہو بند کو غافل
دگر نہ ثمرۂ بیہودہ پیدا ہو نہین سکتا

حقیقت جو ہے ہر شے کی مبدل ہو نہین سکتا
نہ جا تو خود کو حق کو ایک ایسا ہو نہین سکتا

جدا ہے ذات دونوں سے تیری قرآن شاہد ہے
خدا تو ہو سکے کیونکر تو بندہ ہو نہین سکتا

ہوا جو موتوا قبل انت موتوا جیتے جی محبوب
رہا زندہ ہمیشہ پھر وہ مردہ ہو نہین سکتا

قصیدۂ بندہ

مین نہ جانا تھا قاصد بیوفا ہو جائیگا
صورت احمد کا وہ بھی مبتلا ہو جائیگا

مصطفےٰ تک مجکو پہنچا دے صبا بہر خدا
جانا آنا قاصدون کا مجھلا ہو جائیگا

گر نہ لین گے قاصدا احمد میرے دل کی خبر
تم بھی سن لو گے جو چرچا بپا ہو جائیگا

مصطفائی کچھ مسیحائی نہین ہے اے مسیح
یون اگر ہوگا تو ہر ایک مصطفےٰ ہو جائیگا

کوئی صورت ہو کہ یارب مصطفےٰ خود آئے
جا کے قاصد لے گئے تک یان فیصلہ ہو جائیگا

مین تو چاہون دلکو دل احمد کو چاہے قاصدا
دیکھنا دم بھر مین قصہ پاکسا ہو جائیگا

سر جھکا دونگا مدینہ کی طرف اے قاصدا
کمترین بندہ تو ہون سجدہ ادا ہو جائیگا

گر نہ لین گے مصطفےٰ دل مین تو اچھا ورنہ خیر
گھر ہوا دلکا بہت کعبہ کا خانقاہ ہو جائیگا

کوچۂ احمد سے گر قاصد نہ پائیگا تو خیر
بسمل تڑپ کر جائینگا خود ادا کیا ہو جائیگا

دو جہان کو سوئے احمد نے بھیجدونگا لا کلام / سب ادنہین کے ہو رہینگے ایک مزا ہو جائیگا

سوئے خواجہ مین اگر جا ہون تو قاصد بھیجدن / پھر بھیجہ ڈر ہے اونکا بندہ دوسرا ہو جائیگا

قصیدۂ محمود

دیکھلاون باغِ جنان طائرِ گلشن بنکر / خاکِ طیبہ جو رہے آنکھ مین انجن بنکر

پھول لیکر چمنِ خلدِ برین سے ہر روز / روضۂ شاہ پہ حور آتی ہے مالن بنکر

گریۂ ہجرِ پیمبر نے دکھایا یہ لطف / چشمِ نمناک برسنے لگی ساون بنکر

کوچۂ شاہ تلک پہونچ جانے دے / راہزن ہو نہ اجل تو میری بہین بنکر

شادیٔ مرگ مدینہ مین جو ہوگی حاصل / سوئیگی نعش تہ خاک سہاگن بنکر

جم گئی حور کے ماتھے پہ تیری خاکِ قدم / کاش رہتی میری پیشانی پہ چندن بنکر

مائل روئے پیمبر ہون نہ دیکھون گا کبھی / حور آتی ہے میرے سامنے کیون بنکر

روح نکلیگی فراقِ شہِ دین مین جدم / جائیگی کوچۂ طیبہ مین برو گن بنکر

عشقِ رخسارِ محمد مین ہمیشہ محمود / دل پہ داغ رہے گا میرا گلشن بنکر

قصیدۂ ہاتف

آسان ہوگیا ہے ہم کو خدا سے ملنا / بطحی مین کھلے چل کر خیر الورا سے ملنا

صدیق سے عمر سے عثمان سے علی سے / مشکل پڑی تو چارون مشکل کشا سے ملنا

چلنا ادہر دکن سے سب حسرتونکو لیکر / بغداد کے چمن مین غوث الورا سے ملنا

خواجہ کی آرزو مین بے چین دل ہے اپنا / اجمیر کے چمن مین پیر ہدا سے ملنا

ہین دو جہان کے والی اپنی مدد کرین گے
مشکل مین کسکے درپہ فریاد لیکے جائین
ہین دو جہان کے نقشے اس آئینہ مین دیکھو
خاکِ قدم ملے تو کحل البصر بنائین
آغا نے مصطفٰے تک پہونچادیا ہے ہاتف

ملنا ضرور شاہ کربوبلا سے ملنا
شہر نجف کے اندر شیر خدا سے ملنا
کرتا ہے صاف دل کو اہلِ صفا سے ملنا
شاہون کی آرزو ہے اونکے گدا سے ملنا
آسان ہوگیا ہے ہم کو خدا سے ملنا

قصیدہ شایق

روئے پرنور نبی مجھکو نظر آنے دو
ملک الموت خدا کے لئے جلدی نکرو
عاشقِ روئے محمد ہے خداہی مین ہی
سر کے بل چلتے ہوئے جاؤنگا مین ہی ایدل
وصل سے شاد کرین تو کرینگے اپنے
ہم سیاہ کارونکی ہوئیگی سیاہی کافور
آج ہے وصل نبی روح ہے گی دولھن
دوسری اسکے سوا اور ہے اک طرزِ شعاع

اہلِ محشر ہٹو سرکو مجھے تم جانے دو
ٹھہرو ٹھہرو میرے سرکار کو آجانے دو
شمع ہے ایک فدا او سپہ ہے پروانے دو
مجھکو سرکار مدینہ مین تو بلوانے دو
کب تلک ہجر مین تڑپاتے مین تڑپانے دو
حشر مین آپ کی گر زلف بکھر جانے دو
گل ونسرین کا کفن گوندکے پہنانے دو
دلِ بیمار کو طیبہ کی ہوا کھانے دو

قصیدہ محبوب

جو ہے شانِ حق وہ ہے شانِ محمد
وہی وصل حق ہین جانو یقین تم

جو ہے لامکان وہ مکانِ محمد
عزیز و جو ہین راز دانِ محمد

بیان حمدِ حق ہو سکے کس سے اے دل
میسر ہو کیونکر زبانِ محمد

کیا کرتے ہیں ہمیشہ سیرِ لامکان کی
جو کہلاتے ہیں عاشقانِ محمد

کہیں آپ رب ہیں کہیں آپ انسان
یہی کہتے ہیں رتبہ دانِ محمد

نہ کیوں دید جنت میں ہو انکو حق کی
ازل سے جو ہیں مدح خوانِ محمد

جو ہر موے تن میں بھی ہوں سو زبانیں
نہ ہو ختم ہرگز بیانِ محمد

بشر ہو وہ کیوں جسکا ہو جسم نوری
نہ لا دل میں ہرگز گمانِ محمد

یہ محبوب کی التجا ہے الٰہی
میرا سر ہو اور آستانِ محمد

قصیدۂ رسا

زبان نعتِ احمد میں چلتی رہے گی
جو دل میں ہے منہ سے نکلتی رہے گی

خیالِ نبی میں نکلتی رہے گی
میری سانس ناکار چلتی رہے گی

اگر داغِ عشقِ محمد ہے دل میں
تیری قبر میں شمع جلتی رہے گی

رہے ورد اگر نام مشکل کشا کا
ہر اک آفت آتے ہی ٹلتی رہے گی

نہ ہو وصلِ حضرت سے تسکین جب تک
تڑپ دل کی ناتواں اچھلتی رہے گی

طفیلِ محبت ہر اک دل کی حسرت
نکلتی رہی ہے نکلتی رہے گی۔

طفیلِ نبی اے رسا شاخِ امید
سدا پھولتے اور پھلتے رہے گی

قصیدۂ مسعود

خیالِ خطِ نبوی کا جسے سودا ہوگا
ساتھ حضرت کے یقیں حشر میں اوسکا ہوگا

نیک نامی سے ملک ادیکا لکہین گے دفتر / عشق مین سرورِ عالم کے جو رسوا ہوگا

نام لیکر مین محمد کا نکل جاؤن گا / او جہنم نہ ڈرا تجہسے مرا کیا ہوگا

یا نبی حق سے ہوئی ختمِ رسالت تمپر / نہ ہوا تم سا کوئی اور نہ پیدا ہوگا

جب لیگی مجھے مادرِ سا پہ آغوش مین گور / جب غلامی کا میرے راز یہ افشا ہوگا

ہے یقین زیرِ زمین شمعِ رسالت روشن / عاصیون کیلئے تربت مین اوجالا ہوگا

ہم بھی مسعود کھڑے زیرِ لوا دیکھینگے / کل جو بازارِ قیامت مین تماشہ ہوگا

قصیدۂ محمود

روکتا کون ہے طیبہ کیطرف شوق سے چل / ہو نہ خود رفتہ بغل مین دلِ بیتاب سنبہل

سیرِ فردوس کی کرتا ہے مدینہ کا مریض / حور بن جاتی ہے بالین پہ جو آتی ہے اجل

رخِ انور کی ثنا زلف کی تعریف لکہون / دل سے رہتی ہے شب و روز یہی ردو بدل

نخلِ طیبہ شجرِ خلد پہ رکہتے ہین شرف / غیرتِ گلشنِ فردوس ہین اس کے جنگل

دم نکلجائے میرا دیکھ کے روضہ کی جھلک / سامنے قبۂ پرنور کے آجائے اجل

حشر مین آئینگے یون ساقیِ کوثر کے غلام / خم بسر جام بکف شیشہ لئے زیرِ بغل

دل مین رہتا ہے جو دندانِ محمد کا خیال / گلشنِ خلد مین دلوائے گا موتی کا محل

ہاتھ آجائے اگر خاکِ کفِ پائے نبی / چشمِ مشتاق کا اپنے مین بناؤن کاجل

دیکھکر مرتبۂ احمدِ مرسل محمود / فہم و ادراک مین آتا ہے فرشتون کے خلل

قصیدۂ محمود

ہمارا منہ ہے کیا کہ جو کرے اونکی ثنا خوانی
وہ ہیں شاہِ دو عالم حضرتِ محبوبِ سبحانی

کسے طاقت کسے قدرت کرے کون ہمسری اونکی
علی کے لختِ دل ہیں اور حسن کے راحتِ جانی

ملیگا شل ہوئے کے تجلی کا مزا اوس کو
گریگا کھا کے غش جو دیکھ لیگا رخ وہ نورانی

عجب ہے ذات وہ کامل کہ قادر قدرتِ حق ہیں
نہیں ہے دوسرا کوئی ولی اللہ کا ثانی

عطا ہے جمعیت خاطر کرو سرکار سے اپنی
ذکا کو لطف سے اپنے میرے دلکی پریشانی

یہی ہے عرض تم سے اب محی الدین یا قادر
دمِ سکرات میری آپ سے مشکل ہو آسانی

تمہارا ہے برا ہے یا بھلا ہے جو ہے یہ مجرم
کرو آزاد یا خواجہ محی الدین جیلانی

قصیدۂ ضیا

جشن میلاد مصطفیٰ ہے آج
جوش پر رحمتِ خدا ہے آج

قصرِ عالم ہوا ہے نورانی
جلوہ گر نورِ کبریا ہے آج

رخ روشن ہے ور دنیا سے
ظلمتِ کفر کو کیا ہے آج

آسمان پر وہ نہیں کی قدموں سے
شرفِ عرش بڑھا ہے آج

وہ شہنشاہِ ملک مجدی
مسند آرا ایوان ہوا ہے آج

آسمان کیا ہے عرشِ اعلیٰ ہے
رتبہ فرش بڑھ گیا ہے آج

موردِ عرشیان ہے کوچہ زمین
مولد شاہ انبیا ہے آج

بزم میلاد کے تصدق سے
اپنا مقبول مدعا ہے آج

چاہے جو دل خدا سے وہ چاہو
وقت کیا خوب اے ضیا ہے آج

قصیدۂ منشد

محمد ملین گر تو کیا کیا کرین ہم — خدا کی قسم اک تماشا کرین ہم

کبھی ان کے کاکل کو سنبل سمجہ لین — کبھی اونپہ سنبل کو صدقہ کرین ہم

کبھی طاقِ ابرو کو گھر جانے انکا — کبھی دل مین کعبہ بنا کے سجدہ کرین ہم

کبھی چشم والا پہ چشمون کو وارین — کبھی ہو کے نادیدہ دیکھا کرین ہم

کبھی اون کے گالون کو کہدینگے گل ہین — کبھی باادب ہو ہو کے توبہ کرین ہم

مثال آئنے کے اگر رخ دیکہا دین — تو پھر آئینہ پارہ پارہ کرین ہم

بھروسہ اگر اپنے خواجہ کا پائین — غرض ہنسہ و کیا جانے کیا کیا کرین ہم

قصیدہ محمود

تصور مجہکو رہتا ہے ہمیشہ غوثِ اعظم کا — زبان پر ہے میرے ہر دم وظیفہ غوثِ اعظم کا

بڑی مدت سے ہون مشتاق دیدارِ رخِ انور — دکھادے یاالہی مجہکو جلوہ غوثِ اعظم کا

حسینانِ جہان کی گر گئی تصویر آنکھون سے — نگاہون مین کہنچا ہے جب سے نقشہ غوثِ اعظم کا

تصدق صورت پروانہ کر دونگا دل وجان کو — نظر آئیگا جس دم مجہکو چہرہ غوثِ اعظم کا

نہ ہونگا طالبِ گلزار فردوسِ برین یارب — اگر رہنے کو ملجائے گا کوچہ غوثِ اعظم کا

جو یاد آیا تمہارا روے انور یا رسول اللہ — سراپا کہنچ گیا آنکھون مین نقشہ غوثِ اعظم کا

جگر بند علیؓ و فاطمہؓ لخت دلِ احمدؐ — تعالی اللہ کیا اعلی ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

صفا ہین نور مین تابندگی مین روشنائی مین — مہ و خورشید سے بہتر ہے چہرہ غوثِ اعظم کا

ازل سے ہم شہیدِ کشتگانِ تیغِ الفت ہین — ہوا ہے دل پہ محمود قبضہ غوثِ اعظم کا

قصیدہ خاموش

کہو اوس یار سے کیوں ایسا ستاتا ہے مجھے
آپ آتا بھی نہیں اور نہ بلاتا ہے مجھے

میں تو ہوں بندۂ درگاہ تیرا صاحب
در بدر کا ہے کو ہر جائے پھراتا ہے مجھے

دست بستہ ہوں تیرے رشتۂ الفت کا بتاں
تو جدھر جاتا ہے کھینچ لے جاتا ہے مجھے

حال اس کا میرا یوں جیسے کہ گل اور بلبل
آپ خود ہنستا ہے ہر بار رلاتا ہے مجھے

شمع پروانہ سے بولی میں جلاتی ہوں تجھکو
میں بھی جلتی ہوں کہو کون جلاتا ہے مجھے

ستم یار کرم جان کے ہوں میں خاموش
شکوہ اوس سے جو کروں کچھ نہیں بھاتا ہے مجھے

قصیدۂ محبوب

ہے تجھ سے ہی بس عروج موری یا سیدنا عبد القادر
رنگ دے موری بھیر جا چندری یا سیدنا عبد القادر

موہے چین نہ دم بھر آوت ہے سوا ہند میں تہہ جئیا
موکو بلد بلا تمھاری نگری یا سیدنا عبد القادر

مطلق نہ ہے مجھے اپنی خبر تیرا جلوہ رہے پیش نظر
موری عمر یوں ہی بیتی سگری یا سیدنا عبد القادر

جب سے پیر نے دیکھا تجھکو دے دونوں جہانسے خبر ہی ہے
ہو خوب ہے نہ کیونکر بے خبری یا سیدنا عبد القادر

ان کا ہمسر جو کوئی دم مارے سب تابع فرمان ہیں تیرے
کہا حور و ملک کیا جن و پری یا سیدنا عبد القادر

مردوں کو ہست بتلایا یا جیا خون کو زندہ کر ڈالا
سب دیوں نے شان تیری ہے نرالی یا سیدنا عبد القادر

تجھے عشق کا دم ہے اللہ نہیں پاپ ایسے مجھکو خبر
دیں اپنی سب سدھ بدھ بسری یا سیدنا عبد القادر

تو قطرہ وہ دریا تو آئینہ اوس کا وہ تیرا
تو ہے جدا نہ تجھ سے ہری یا سیدنا عبد القادر

مجھے کون بچا جو تم ہی سے جب حشر میں مچ جائیگا
لئے سر پہ گناہوں کی گٹھری یا سیدنا عبد القادر

قصیدۂ دستگیر

چلو مدینہ چلو مدینہ مزارِ اطہر کو دیکھ لینگے
لحد مین زندہ ہے شاہ والا چلو پیمبر کو دیکھ لینگے

گناہ کی ہنسے جو کی ہے عادت شفاعت اک دن کرینگے حضرت
اسی بہانہ سے روزِ محشر شفیعِ محشر کو دیکھ لینگے

رضائی کرم اور نرم توشک یہ حبِ دنیا بہول حق کی
مگر اوسی دن کھلینگی آنکھین جو جا کے اوس در کو دیکھ لینگے

الٰہی پہونچا دے میری عرضی بہ بارگاہِ رسولِ اکرم
ضرور بلوائینگے مدینہ جو حالِ مضطر کو دیکھ لینگے

ہے دستگیر اب شرابِ حبِ رسول سے مست بیخود
ابھی چلا جائے دور اوسکا پہر آگے کوثر کو دیکھ لینگے

غزل تخلص قو

دنیا مین جو عشقِ شہِ بطحا نہین کرتے
حاصل وہ رہ دولتِ عقبیٰ نہین کرتے

ان پست نصیبونکو ہے معراج مین انکار
کمبخت وہ اپنے لئے اچھا نہین کرتے

احمد مین اگر دائرہ میم نہ ہوتا
ہم ایک سمجھتے کبھی پردہ نہین کرتے

گر نورِ نبی پشتِ آدم مین نہ ہوتا
یکبک جبہہ سے ملک خاک کو سجدہ نہین کرتے

ہوتا جو کہین روضۂ اقدس کا نظارہ
زاہد کبھی جنت کی تمنا نہین کرتے

ہم جان سے فدا ہین گلِ رخسارِ نبی کے
گل پر نظر اے بلبلِ شیدا نہین کرتے

مجھ عاصیٔ بدکار کی مشکل تہی رہائی
گر آپ شفاعت کی نظر دا نہین کرتے

ہان ہوگی بہت حشر کے دن ہوگی گرمی
عشاق جگر سوختہ پروا نہین کرتے

کہتے تہا یہین گے غزلِ نعت تخلص
تا نہایت ہم اس شوق کو پورا نہین کرتے

قصیدہ کافی

رسول اللہ کی ہم کو شفاعت کا وسیلہ ہے
شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے

عجب ذاتِ مکرم ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنا کو
جناب شافعِ روزِ قیامت کا وسیلہ ہے

بچوگے مومنو تم گرمیٔ خورشید محشر سے
لوائے احمدی ظلِ کرامت کا وسیلہ ہے

بشکلِ عندلیبِ زار مین ونزارت کہتا ہون
کہ مجکو اوس گلِ باغِ رسالت کا وسیلہ ہے

جناب رحمتِ عالم شفیعِ امتِ مجرم
ہمارے واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

قصیدہ محمود

حبیبِ خدا عرش پر جانے والے
در پاک پہ اپنے مجکو بلالے

کہون کیا مین احسان سوزِ محبت
پھپھولے جگر مین ہین دلمین ہین چھالے

نکلجائے دم تیرے روضہ کے آگے
یہہ ارمان خدا میرے دل سے نکالے

مدینہ کو اے بخت تو مجھکو لے چل
یہہ اچھے نہین دیکھ حیلے حوالے

ستم مین شبِ تارِ فرقت کے صدمے
کسیکو خدا اس بلا مین نہ ڈالے

بلالو مجھے پاس مرتا ہون مولا
پڑے ہین جدائی مین جینے کے لالے

جو دیکھین کبھی میری اشکِ مسلسل
تو حورین کہین موتیون کے ہین مالے

تمہین تو غریبون کے فریادرس ہو
تمہین غمزدون کے ہو غم کہانیوالے

یہہ اوراقِ دیوان ہین محمود اپنے
گلستانِ خلدِ برین کے قبالے

قصیدہ حسن

در پہ آیا ہون تیرے والہ شیدا بنکر
ڈھونڈھتا پھرتا ہون یوسف کو زلیخا بنکر

مثلِ پروانہ نہ کیون تجھپہ خلایق ہو نثار
آپ آئے ہین یہان شمع تجلے بنکر

دیکھتا آپکے گر نقشِ قدم کو مجنون
ہوتا پھر یاد نہ یون عاشقِ لیلیٰ بنکر

شربتِ دید سے کر دیجئے سیراب اے شہ
چشمۂ فیض پہ آیا ہون پیاسا بنکر

دیکھئے چشمِ عنایت سے حسنؔ کو شاہا
میرے مونس میرے مولیٰ میرے آقا بنکر

قصیدۂ حُسنی

محمد کو بوبون مین کیونکر خدا ہے
نہین ہے خدا گو یہ عمدا اسکا جدا ہے

اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
صفت ذات حق کی ہے پھر کیا ہے

صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
بقا ذات جب تک صفت کو بقا ہے

احد نے جو وحدت مین آرام پایا
تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے

محمد نہ ہوتا خدا کون کہتا
خبر ہی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے

محمد سے پہچانا ہم نے خدا کو
محمد سے اللہ ہم نے کہا ہے

خدا کا ہوا نام شہرہ جہان جا
محمد کا بھی اسم اسی جا لکھا ہے

گواہی مین دیتا ہون کلمہ گیا اس پر
ہے اللہ جہان وان محمد کی جا ہے

خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمد نے بخشش کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم
محمد نبی تو شفیع الورا ہے

ہے اس طرح حسنیؔ ہمارا ہمیبر
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے

قصیدۂ دلاور

نور وحدت کا جو ابلا ہے سمندر دیکھنا
موج در موج آئی لہرین مین سنبھل کر دیکھنا

مارا غوطہ بیخودی کا خود میں دیکھا خود کو مین
آپ اپنے ہی مین وہ ذات مظہر دیکھنا

جب کنارے آکے پہونچا کچھ نہ مجھسے پوچھئے
ہٹ گئی دیوار حقیقت دل سے سکندر دیکھنا

بیشتر دو وقت رحلت پائی پھر زندہ ہوئے
جس کی مدت اک زمانہ ہے سمجھکر دیکھنا

روز و شب دیکھو قیامت ہو رہی ہے آشکار
ہر گھڑی ہے اون کو محشر تک نظر کر دیکھنا

کیون نہ ہو انسان کامل چشم اسود کیساتھ
دیدۂ ... سے آپ کو سمجھا ہے جو ظاہر دیکھنا

لاجہت و لامکان و پاک بفضل تعطیل السنہ
ہان خدا کو جسم کے باطن و ظاہر دیکھنا

بے یقین و نظر آوے جو فنا خود کو کرے
ہے خدا موجود ہر جا چشم وا کر دیکھنا

جائے وہ ہے کون سی موجود جسجا وہ نہین
نظر مین دل مین جگر مین ہے وہ ظاہر دیکھنا

قصیدہ شاطر

یا محمد مصطفےٰ صورت ہماری دیکھئے
کس طرح رنگ لائی فرقت تمہاری دیکھئے

زرد رخ اور دل ہے پژمردہ یا شہ ہر دوسرا
روز و شب ہے زور پہ یہ بیقراری دیکھئے

اور شب معراج مین حق نے کہا اے اہل عرش
لو محمد کی یہان آئی سواری دیکھئے

جب گئے جنت مین احمد دیکھ باہم حور عین
کہہ اوٹھین آئی ہے گھر مین شان باری دیکھئے

حق کہا جی چاہتا ہے تک امت تمہاری بخشدون
ہے کہان تک مجھکو اپنی پاسداری دیکھئے

پھنس گیا ہون دام دنیا مین جو مین مثل اسیر
پیر مین ڈالی ہے مجھہ زنجیر جبار کو دیکھئے

جب نکیرین آکے شاطر قبر مین لینگے جواب
نعت احمد ہوگی میرے منہ سے جاری دیکھئے

قصیدۂ نمبرہ

آئے ہین باچشم گریان دیکھیے ۔ یا نبی سوئے غریبان دیکھیے
ہم ندامت سے ہوئے ہین ناتوان ۔ بھر گیا ہے بارِ عصیان دیکھیے
مور کو نسبت سلیمان سے کہان ۔ اے غریبون کے سلیمان دیکھیے
مبتلائے دردِ عصیان ہے غریب ۔ اسکے دوائے دردمندان دیکھیے
حکم حق ہم سے ادا ہوتا نہین ۔ ہم ہون ناحق پشیمان دیکھیے
دل مین اب آنے نہ پائے کوئی غیر ۔ خانۂ حق کے نگہبان دیکھیے
کفر اور اسلام سے ہم پاک ہین ۔ جانِ جان ایمان ایمان دیکھیے
ہو مبارک دل کو فرقت سے گزند ۔ ہو نہ جائے سب بیابان دیکھیے
ظلمتِ عصیان مین ہم پابند ہین ۔ ایک نظر اے نور رحمان دیکھیے
کہتے ہین سینہ کو مصحف یا رسول ۔ بڑھ نہ جائے آہ سوزان دیکھیے
کمترین بندہ ہون خواجہ جانکا ۔ آئے ہین باچشم گریان دیکھیے

قصیدۂ حسن

خدا کی امانت کے حامل یہی ہین ۔ حقیقت مین انسان کامل یہی ہین
نہ کیون مبدۂ عالم انکو کہین ہم ۔ کہ دریائے خلقت کے ساحل یہی ہین
ازل مین خدائے دو عالم نے جنکا ۔ لکھا نام ہے اپنے شامل یہی ہین
کہان ہین ادھر آئین اہلِ محبت ۔ حسینون مین الفت کے قابل یہی ہین
بھلا ہم تو کیا خود خدائے دو عالم ۔ ہوا عشق مین جن کے مائل یہی ہین
غلط کہتے ہین بدر کو ماہِ کامل ۔ خدا کی قسم ماہِ کامل یہی ہین

کسی دل کو خواہش ہو گر دلربا کی
تو ہر دل مین رہنے کے قابل یہی ہین

دو عالم مین بعد از خدا کے محمد عالم
نہین کوئی جن کا مقابل یہی ہین

کھلے ذات سے جنکے اسرار قدرت
حسن مظہر شہر کامل یہی ہین

قصیدہ ہنر

اعمال میرے ستہ ہین مجھے بے موت کے مارے ای غوث پیارے
جیتا ہون فقط تیری عنایت کے سہارے ای غوث پیارے

میرا خود مین مجھے خواہش کے ورنہ ہے بطرح مین گھیرے
مین بچ نہین سکتا ہون مگر تیرے سہارے ای غوث پیارے

ادھر باغی ہے شیطان تو اک طرف نفس تمام ہوئے بس
پھنس جاؤن نہ پنجے مین یہ بندہ ہے تمہارا ای غوث پیارے

کہتا ہین اب بچون کیطرح مجھکو یہ ہاتھ وہ کہے قطرات
انجان ہون یون دیکھ کے حالات ہمارے ای غوث پیارے

کشتی ہی شکستہ ہے میرا اور باد مخالف کیونکر ہو خالیف
دریا مین ہون بچکے مجھے کر دیجئے کنارے ای غوث پیارے

طاقت مری سب توڑ دی بیماری دل نے آتا ہین جینے
للہ مدد کیجئے مصیبت سے تھکے ہین ای غوث پیارے

اوس خواجہ کا بندہ ہون جو نایب ہے تمہارا سندیق پیارا
مشکل ہے ہنر تیرے سوا کسکو پکارے ای غوث پیارے

قصیدہ محمود

جو کچھ نقشہ زیبا معین الدین چشتی کا
خدا خود ہوگیا شیدا معین الدین چشتی کا

بجا ہے دیدہ مشتاق کا سرمہ ہے یارب
غبار نقش زیر پا معین الدین چشتی کا

چھپا ہے مہر تابان بھی بہت محجوب ہوتی ہے
چمکتا ہے وہ ہر ذرہ معین الدین چشتی کا

اگر پوچھے کوئی خادم ہے تو کسکا تو مین کہدون
معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا

در والا پہ جو آیا مرادین اوس کی بر آئین
روان ہے فیض کا دریا معین الدین چشتی کا

ہزاروں تشنہ کام آرزو سیراب ہوتے ہیں
کھلا ہے باب رحمت کیا معین الدین چشتی کا
گدائے آستاں کو آپکے ہے فخر شاہوں پر
رقم ہو جبہ سے کیا رتبہ معین الدین چشتی کا
شمیم گیسوئے عنبر فشاں ہے ہم ہیں دیوانے
ہمارے سر میں ہے سودا معین الدین چشتی کا
ہر اک جا تذکرہ ہیں آپکے الطاف بخشش کے
زمانے بھر میں ہے چرچا معین الدین چشتی کا
نہ آیا ہے نہ آئیگا لگا ہے حوران جنت پر
دل محمود ہے شیدا معین الدین چشتی کا

قصیدۂ خاموش

قفس میں بلبل شیدا کو کر لیا صیاد
کہئے قصور کیا میں نے کیا تیرا صیاد
پروں کو کھول دے اور میں میری حقیقت کو
تجھے سناتی ہوں میں اپنا ماجرا صیاد
میں دیکھ غنچۂ خاطر منقبض اپنے
چمن میں آئے تجھے کہانیکو ہم ہوا صیاد
کھلا نہ عقدۂ دل کچھ نہ دیکھی سیر چمن
ہوئی ہوں قید عجائب یہ گل کھلا صیاد
قفس میں رکھ تو مجھے پر چمن میں رہنے دے
پھنسا ہے گل کی محبت میں دل میرا صیاد
ستم تو باغ میں پہلے ہی باغبان کا تھا
ہوا ستم پہ ستم تیرا دوسرا صیاد
کسی سے کچھ نہ کہو دیکھو ہو رہو خاموش
خدا ہی صبر نبایا خدا کیا صیاد

قصیدۂ حقی

نقاب اپنے رخ سے اوٹھا دو محمد
وہ نورانی صورت دکھا دو محمد
میرے دل میں تشریف لا دو محمد
میرے دل کو کعبہ بنا دو محمد
تجلی رہیں رات دن میری انکھیں
مجھے جام وحدت پلا دو محمد

تڑپتا رہون مین دکن مین ہی کب تک
خدارا مدینہ بلا لو محمد

پریشان ہون مین گناہون سے اپنے
مجھے لاتخف تم سنا دو محمد

اگر منہ دکھانیکی فرصت نہین ہے
مجھے اپنا روضہ دکھا دو محمد

رہون دور کب تک رہون دور کب تک
مجھے پاس اپنے بلا لو محمد

دم نزع سختی سے گھبرا نجاؤن
مجھے اپنی صورت دکھا دو محمد

اگر کچھ خدا مجھ سے محشر مین پوچھے
مری بات بگڑی ہی بنا دو محمد

کھڑا ہون در پاک پر منتظر مین
ذرا منہ سے مقنع اوٹھا دو محمد

غنی میرا مداح و خادم ہے سچا
یہہ مژدہ غنی کو سنا دو محمد

قصیدۂ شایق

کھیتی تیرے امت کی تا حشر ہری نکلی
جو شاخ شجر پھوٹی پھولونسے بھری نکلی

جب گلشن طیبہ سے باد سحری نکلی
خوشبو مین دلہن بنکر کیا سہاگ بھری نکلی

محشر مین مرے دل سے چمکی جو تیری صورت
شور اوٹھا فرشتون مین شیشہ سے پری نکلی

معراج مین کہہ اوٹھا یون حسن نبی بڑھ کر
یان بھی مری صورت کی سب جلوہ گری نکلی

ہو جائے نہ کیون سونا محشر مس عصیان
اکسیر جو پوچھو تو آنکھون کی تری نکلی

اے چاند مدینہ کے قربان شفاعت پہ
امت تیری محشر مین جنجال سے بری نکلی

تو چشم محمد کی کافی ہے مسیحائی
بیمار دلکی قسمت ہی کیا چارہ گری نکلی

مشہور مدینہ مین مین ہو گیا دیوانہ
کیا چیز محبت مین شوریدہ سری نکلی

جب ہو گیا دیوانہ کچھ اون کی خبر پائی
کیا کام کی چیز اپنی یہہ بیخبری نکلی

طیبہ مین پہونچ جائے یارب وہ دہوان بنکر
سینہ سے جو مشتاق کے آہِ جگر ہی نکلی

قصیدہ عظیم

عجب ہے عز و شانِ غوثِ اعظم
فلک ہے لامکانِ غوثِ اعظم

جو کہتے تھے وہی ہوتا تھا بے شک
یہ تھا وصفِ زبانِ غوثِ اعظم

ذلیل و خوار دنیا اور دین مین
رہے سب دشمنانِ غوثِ اعظم

سبھی اوصاف مین بے مثل تھے وہ
کرے کیا ہم بیانِ غوثِ اعظم

رہے فردوس مین تیرے کرم سے
الٰہی خادمانِ غوثِ اعظم

عظیم اوس کو ہے ڈر کیا آخرت کا
جو ہوگا مدح خوانِ غوثِ اعظم

قصیدہ ہرمز

حشر کے میدان مین جب لوگ آتے جائینگے
اپنی امت کو محمد بخشواتے جائینگے

بخشش امت کے خاطر شافعِ روزِ جزا
سجدۂ خالق مین سر اپنا جھکاتے جائینگے

اپنی اپنی ہی رہے گی خلق کو اوس دن مگر
امتی کہہ کہہ کے آپ آنسو بہاتے جائینگے

گرمیِ خورشید سے تڑپین گے جب حشر کے لوگ
دامنِ رحمت مین امت کو چھپاتے جائینگے

جب خدا سے اپنی امت بخشوا لینگے رسول
فرشِ اقدس راہِ جنت مین بچھاتے جائینگے

وہ بھی دن آئیگا اک دن ہم بھی اے ہرمز ضرور
پیچھے پیچھے نعت حضرت کی سناتے جائینگے

قصیدہ منیر

ہمہ خیالِ عشقِ محمدی ہوا اب بصورتِ احمدی
کہ خدا بشکلِ محمدی جو فقط رسولِ خدا بنا

ہمہ خطاب جس کا نظام ہے تیرے در کا ادنیٰ غلام ہے
اوسے رکھ جہاں میں تو خیر سے نہ کبھی اوسکو خدا بنا

ہمہ ہیت آگے فقیرِ خستہ دل کہ گناہوں سے ہے بہت خجل
میری سن لے یا شہِ انبیا ہیں بگڑے کام بنا بنا

قصیدہ توفیق

سرِ محشر کسی کی یادِ قیامت لیکے جاتے ہین
قیامت ہے قیامت مین قیامت لیکے جاتے ہین

عدم کے جانے والے منہ چھپا لیتے ہین کیون اپنا
خدا جانے کہ وہ کیا کیا ندامت لیکے جاتے ہین

بتا ہین کیا کہ مرگِ نامرادی کیسی ہوتی ہے
اونہین سے پوچھئے جو دل مین حسرت لیکے جاتے ہین

نکالا کیا دل مین حسرت لیکے نکلے بزم سے تیرے
یہی بس ہے کہ ہم دلکو سلامت لیکے جاتے ہین

تیرے کوچے سے لیجاتے ہین سرِ حسن کی خواہش
کہ ہم جنت سے بھی ارمانِ جنت لیکے جاتے ہین

نہین سنتا کوئی زنہار روداد الم میری
میرے ارمان مجھے کیون بے ضرورت لیکے جاتے ہین

تماشہ دیدنی ہے دیکھ آکر بام پر تو بھی
شہیدِ ناز کے احباب میت لیکے جاتے ہین

غبارِ گردشِ وحشت ہوں اے توفیق مرکر بھی
بگولے سر سے میری خاکِ تربت لیکے جاتے ہین

قصیدہ شایق

مدینہ والے بلما تو آجا رے
وہ مکہ والے بلما تو آجا رے

عشق مین تورے کھوئی مین سدھ بدھ
وہ ہاشمی والے بلما تو آجا رے

جان و جگر اور تن من واروں
وہ بطحی والے بلما تو آجا رے

بان کی نجر یہی توری محمد
وہ طیبہ والے بلما تو آجا رے

کالی کملیا نور کا مکھڑا
وہ گھونگھر والے بلما تو آجا رے

بان کی نجر کے ہو جاؤں صدقے
وہ نینان والے بلما تو آجا رے

مکھڑا تیرا بانکا رسیلا
وہ شان والے بلما تو آجا رے

لاج رہے شایق کی خدا را
مدینہ والے بلما تو آجا رے

قصیدۂ نظامی

ہجر میں اب یا رسول اللہ گھبراتے ہیں ہم
کھینچ [illegible] سوئے عرب جاتے ہیں ہم

اے نظامی اب سوئے ملکِ عرب جاتے ہیں ہم
جا مرینگے اون کے در پر جنکے کہلاتے ہیں ہم

جب چلا جاتا ہے سوئے باغِ یثرب قافلہ
ہاتھ کوئی مل کے پچھتاتے ہی رہ جاتے ہیں ہم

جب کہا گھبرا کے یا حضرت خبر لیجے میری
کس عنایت سے یہ فرمایا کہ ٹھہر آتے ہیں ہم

اے نکیرو کیا ڈراتے ہو عذابِ گور سے
کچھ خبر بھی ہے غلامِ احمد کہلاتے ہیں ہم

یا رسول اللہ جلدی کیجیے اپنا کرم
اب بہت تاریکئی مرقد سے گھبراتے ہیں ہم

جب زیادہ گرمئی محشر سے گھبراتا ہے جی
اے نظامی دامنِ اقدس میں چھپ جاتے ہیں ہم

قصیدۂ نشتر

داغِ جگر رسول کو اپنے دکھائینگے
درد کے قصۂ غمِ فرقت سنائینگے

رنج والم سہینگے وہ صدمہ اوٹھائینگے
پھر ہم تو پھر مدینہ اک بار جائینگے

وحشت کا جوش فرقت والا میں ہو اگر
دامان و گریبان کے پرزے اڑائینگے

کعبہ نہ جاؤ کعبہ کو جا کر کروگے کیا
ہم اپنے دل کے کوچہ کو کعبہ بنائینگے

محشر تلک نہ چھوڑینگے اللہ کی قسم
اوس شافع امم کے اگر پاؤن پائینگے

دکھہ جائے گر چہرۂ محمد ہمین ذرا
صدقہ کرین گے جان کو قربان جائینگے

یہہ خستہ دل جو پہونچیگا روضہ کے عنقریب
چیخین گے روئینگے درد سے اور غل مچائینگے

شفقت اگر ہے نامہ اعمال سب سیاہ
کچھہ خوف کر نہ احمد رسل ستائینگے

قصیدۂ ہدایت

خیالِ رب کا جس دل مین گذر ہے
وہ دل کاہے کو ہے اللہ گھر ہے

دبا جاتا ہون مین بارِ گنہ سے
پیمبر کی عنایت پر نظر ہے

خدا جب تک نہ بخشے یا محمد
تمھارا پاؤن ہے اور میرا سر ہے

زمانہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے جسکو
وہ میرے دل مین ہر دم جلوہ گر ہے

محمد یا محمد یا محمد
وظیفہ یہہ میرا شام و سحر ہے

کرین گے حشر مین سب شور و غوغا
محمد شافع محشر کدھر ہے

جدائی سے محمد کے ہدایت
میرا بے چین دل مضطر جگر ہے

قصیدۂ اصغر

عنایت سے میری جانب پیمبر دیکھتے جانا
حبیب کبریا نبیون کے افسر دیکھتے جانا

طبیعت چاہتی ہے جا کے گلزارِ مدینہ مین
رسول اللہ کا رخسارِ انور دیکھتے جانا

جلاتی ہے گنہگارون کو تیزی مہر تابانکی
شفیع عاصیان مختار محشر دیکھتے جانا

خدا کے دوست تم ہو رحمت اللعالمین تم ہو
عنایت کی نظر سے بندہ پرور دیکھتے جانا

میرے آقا میرے مولا میرے مالک میرے سرور
ستاتا ہے مجھے چرخ ستمگر دیکھتے جانا

شہنشاہ دو عالم از رہ لطف کریمانہ
گدائے بے نوا کو خود ذرا آکر دیکھتے جانا

تمہارے جلوۂ دیدار کی خاطر رسول اللہ
کھلا رہتا ہے میرا دیدہ اکثر دیکھتے جانا

شب معراج آتی تھی صدا عرش معلی پر
رسول اللہ کے زلف معنبر دیکھتے جانا

پڑا ہے آپ کے در پر رسول اللہ یہ اصغر
ذرا اوس کے طرف حضرت پلٹ کر دیکھتے جانا

قصیدۂ فرید

کب تک یہ مقدر کی برائی نہیں جاتی
سلطان مدینہ کی جدائی نہیں جاتی

مین نامۂ اعمال کو کس طرح اوٹھاؤں
ایسی ہے یہ گٹھری کہ اوٹھائی نہیں جاتی

مل جائے محمد تو یہ رو رو کے کہونگا
بگڑی ہے مری کس وجہ بنائی نہیں جاتی

مجبور ہوں یارب مین فراق نبوی مین
ہے ترک ادب خاک اڑائی نہیں جاتی

یارب اجل آجائے مجھے عشق نبی مین
ہجران کی مصیبت تو اوٹھائی نہیں جاتی

کس شوخ کی فرقت مین لگی دلکو میرے آگ
اشکون کی جھڑی سے تو بجھائی نہیں جاتی

جلتا ہے غم شاہ مدینہ مین میرا دل
کعبہ کو تو یون آگ لگائی نہیں جاتی

ہے ورد زبان شام و سحر نام محمد
یاد اون کی میرے دل سے بھلائی نہیں جاتی

بے چین ہے فرقت مین فرید اپنا دل زار
صورت ہی تصور مین جمائی نہیں جاتی

قصیدۂ شائق

ادھر آ ادھر آ مدینہ کے چاند
نظر مین سما جا مدینہ کے چاند

تصور مین ہو یا کہ ہو خواب مین
ذرا شکل دکھلا مدینہ کے چاند

مرضِ ہجر جدائی کے بیمار ہیں
کرو دل کو چنگا مدینہ کے چاند

تیری چاندنی میں ترا روضہ دیکھیں
یہی ہے تمنا مدینہ کے چاند

نہیں دین و دنیا میں جز تیرے مجھکو
وسیلہ کسی کا مدینہ کے چاند

ترے ہجر میں دم لبوں پر ہے میرا
تو بنجا مسیحا مدینہ کے چاند

یہاں بھی وہاں بھی تمہاری چمک ہے
میرے دل کے ہو پار مدینہ کے چاند

کبھی عرش پر گاہ فرشِ زمین پر
تمہیں ہو ہر ایک جا مدینہ کے چاند

عدوگن کے طالع کے مطلب تک پایا
تمہیں تو ہو آیا مدینہ کے چاند

حبیبوں میں اپنے کیا برگزیدہ
تمہیں حق تعالی مدینہ کے چاند

کرم کر کبھی میرے حالِ حزین پر
میں شائق ہوں تیرا مدینہ کے چاند

قصیدہ شاد

جز عشق اور کیا ہے دلِ مبتلا کے پاس
رہتی ہے اپنی جان رسولِ خدا کے پاس

کہتا ہے بار بار یہی مجھ سے شوقِ دید
اٹھو چلو مدینہ کو اب مصطفےٰ کے پاس

حاجت بر آئے گی دلِ امیدوار کی
عرضی ہو پہنچ گئی جو شہِ دوسرا کے پاس

معراج جب ہوئی تو یہ کہتے تھے انبیا
ہے آج آشنا کا قیام آشنا کے پاس

عقدہ نہیں کھلا شبِ معراج کا ہمیں
فرمایا کیا خدا نے نبی کو بلا کے پاس

کیوں مبتلا ہو عاشقو درد گناہ میں
اس کی دوا ہے شافعِ روزِ جزا کے پاس

عقدہ کھلیں گے شاد توجہ سے آپ کے
تدبیر اس کی ہے میرے مشکل کے پاس

قصیدہ بندہ

کوئی کوچہ نبی کا بتا دو رے قربان ہونگا
مجھے کوئی نبی سے ملا دو رے قربان ہونگا

میرے احمد سے جسکو محبت ہے کیسا ہی ہو
مجھے دیا ہی کوئی بتا دو رے قربان ہونگا

میرے احمد کو باتین جو بہاتے ہین سنے والو
مجھے کوئی وہ باتین سنا دو رے قربان ہونگا

کوئی راہ مدینہ کی اتنی سے ہاتھی لیکر
میرے آنکھون مین لا کر لگا دو رے قربان ہونگا

راہِ والا مین کوئی ترحم سے صاحب لوگو
مجھے مٹی مین دان کی چھپا دو رے قربان ہونگا

سگ دربانِ والا جس کو سر کو میرے ملے
کوئی لیکر کے پا پر رکھا دو رے قربان ہونگا

درِ والا پہ احمد کے لیجا کر صدقہ کر کر
مجھے سایہ مین اوس کے بٹھا دو رے قربان ہونگا

کوئی بہتا مدینہ کی صحرا کا جا کر لا کر
میرے جا کر جگر کو سٹا دو رے قربان ہونگا

میری بیہوشی دوائی جو ظاہر ہے آنحضرت کو
کسی حیلہ سے جا کر پینا دو رے قربان ہونگا

میرے احمد کو آتش جو بجھاتی ہے پہلو گلشن
مجھے آتش مین کوئی جلا دو رے قربان ہونگا

مجھے خواہش خدا سے ہو ملنی کی جا کر ہو
مجھے خواہش سے میرے ملا دو رے قربان ہونگا

قصیدہ ہرمز

کبھی خدمت مین ہم بھی یا پیمبر آنیوالے ہین
اگر جیتے نہ آئین گے تو مرکر آنیوالے ہین

چلین گے اہل محشر او رغل ہوگا قیامت مین
چھڑانے اپنی امت کو پیمبر آنیوالے ہین

خدا کا حکم ہو رضوان کو کر آراستہ جنت
محمد آج اپنا لیکے لشکر آنیوالے ہین

نہ آنے دو مدینہ مین کوئی مداح بدعی کو
نبی قبر مطہر سے نکلکر آنے والے ہین

یہی ارشادِ مرشد ہے کہ جلدی باوضو ہو جا
رسول اللہ اے ہرمز تیرے گھر آنیوالے ہین

قصیدہ محمود

نگاہ لطف شہ ذی وقار ہو جائے
علاج درد دل بیقرار ہو جائے

تیرا گذر جو نسیم بہار ہو جائے
چمن کی شکل یہ اوجڑا دیار ہو جائے

وہ داغ عشق پیمبر نصیب ہو یارب
پس فنا جو چراغ مزار ہو جائے

جو ہجر گوہر دندان شہ مین گریان ہو
تو اشک چشم در شاہوار ہو جائے

یہ منیر بھی دیکھے جو شمع رخ کی ضیا
فدا حضور پہ پروانہ وار ہو جائے

چلے وہ بادہ عرفان کا دور اے ساقی
کہ بیخودی مین ہر اک ہوشیار ہو جائے

اشارہ آپ جو فرمائین عاصیون کیلئے
نجات پرسش روز شمار ہو جائے

الہی پردہ جرم خطا نہ کھلنے پائے
غبار کوی نبی پردہ دار ہو جائے

کھٹک یہ ناوک مژگان یار کی کب تک
کہین یہ تیر کلیجے کے پار ہو جائے

خطا سے اپنے خجل ہو کے روئین گر عاصی
نزول رحمت پروردگار ہو جائے

ہوا ہے عشق نبی کا جو بہ کرم محمود
تو صاف الہی میرے دلکا غبار ہو جائے

قصیدۂ فتح

مشرق عز و علا ہے بزم میلاد نبی
مطلع نور صفا ہے بزم میلاد نبی

ہر چراغ اوس بزم کا ہے رشک خورشید و قمر
قبہ بنا کیا پر ضیا ہے بزم میلاد نبی

سنکے اذکار نبی خوش ہوتے ہین جن و ملک
زینت ارض و سما ہے بزم میلاد نبی

کیا بیان ہو برکت ذکر رسول اللہ کا
دافع رنج و بلا ہے بزم میلاد نبی

دوست رکھتے ہین جو حضرت کو انکیواسطے
بالیقین حاجت روا ہے بزم میلاد نبی

درد ہجر سرور عالم کے جو بیمار ہین
واسطے اون کے دعا ہے بزم میلاد نبی

ہوتے ہیں سیراب اسمیں یگان و بیگان — واہ کیا بحرِ عطا ہے بزمِ میلادِ نبیؐ

کان ہے احسان حق کے مومنوں کے واسطے — گنجِ الطافِ خدا ہے بزمِ میلادِ نبیؐ

ملتے ہیں دارین کے مطلب طفیل اس بزم کے — فتحِ ابوابِ دعا ہے بزمِ میلادِ نبیؐ

قصیدۂ شایقؔ

ہر دم زبان پہ نام ہے پیرون کے پیر کا — یون ذکرِ صبح و شام ہے پیرون کے پیر کا

اللہ جانتا ہے یہ بندہ و ثنا کی کیا مجال — کیا مرتبہ کیا مقام ہے پیرون کے پیر کا

ارشاد یا مرید کبھی حکم یا غلام — کیا بامزا کلام ہے پیرون کے پیر کا

قبضہ ہے ملکِ دل پہ اسی شہریار کا — ہر جا یہ انتظام ہے پیرون کے پیر کا

جس نے پیا خلوص سے وہ با خدا ہوا — وحدت کا جام جام ہے پیرون کے پیر کا

ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال — شمسِ علی مدام ہے پیرون کے پیر کا

ہر ہر کی ادن کی شکل پہ قربان جان ہے — ہر ایک دل سے رام ہے پیرون کے پیر کا

احمدؐ نے کس کے حق میں کشافی کہا جناب — سارا احترام ہے پیرون کے پیر کا

کہتا ہون نام سنتے ہے امی ابی فداک — وہ پیارا پیارا نام ہے پیرون کے پیر کا

ہوتے ہیں فیض یاب ابھی تک ہزار ہا — کیا فیض فیضِ عام ہے پیرون کے پیر کا

پوچھے کوئی پیا تو بتانا ادب سے یہی — شایقؔ بھی اک غلام ہے پیرون کے پیر کا

قصیدۂ کافیؔ

صبحِ محشر شانِ محبوبی دکھانا چاہئے — خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہئے

اب وتاب حسن سے عالم گیر کے اعجاز سے
آفتاب حشر کی تیزی بجھانا چاہئے

گیسوئے مسکین دکھا کر عرصۂ عرصات میں
اپنے مشتاقوں کو دیوانہ بنانا چاہئے

جلوۂ قدِ مبارک سایۂ قامت بے سایہ
ہم کو خورشید قیامت سے بچانا چاہئے

تم ہو محبوب الٰہی تم خدا کے ہو حبیب
امتِ عاصی کو دوزخ سے بچانا چاہئے

تم شفیع المذنبین تم رحمت للعالمین
اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہئے

اہل محشر بھول جائیں گے مصیبت حشر کی
جلوۂ روئے مبارک کو دکھانا چاہئے

دیکھکر جاہ و جلالِ شاہ محبوب خدا
تجھکو اے خورشید محشر منہ چھپانا چاہئے

گر نہ آیا دامنِ دیدار کافی ہاتھ میں
دھجیاں جیب و گریبان کی اڑانا چاہئے

قصیدۂ تجمل

یا الٰہی باغِ طیبہ کی بہار آ جائے نظر
میری آنکھوں سے محمد کا دیار آئے نظر

کیوں نہ چشمِ معرفت کی میرے بینائی بڑھے
دشتِ بطحی کی مجھے گرد و غبار آئے نظر

ہند میں مسکن میرا شہرِ مدینہ ہے جو دور
کسطرح اسکے منا ہوین شکلِ قرار آئے نظر

روضہ اقدس پہ پہونچوں اور آنکھوں سے میرے
وہ ریاض پر فضا و نخلِ زار آئے نظر

عتبہ والا پہ سر رکھوں جھکوں آنکھیں ملوں
جب وہ دیارِ حبیب کردگار آئے نظر

بیتِ حق سے قافلہ کیسا تھم خوش خوش چاہیں
منزلِ بطحی میں اونٹوں کی قطار آئے نظر

ہر گھڑی ہو ورد وشن زلفِ مشکین کا خیال
میری آنکھوں میں یہی لیل و نہار آئے نظر

پھر نہ دیکھے وہ کبھی بھولے سے بھی گل کی طرف
کاش بلبل کو تیرا گلگون عذار آئے نظر

خلد میں بھجوائینگے جب رحمت للعالمین
مومنوں کو کس طرح دوزخ کی نار آئے نظر

یہ تجمل روضہ اقدس پہ ترے یا نبیؐ
ہے دلون کو جان جی کرتا نثار آئے نظر

قصیدۂ اکبر

ہر گل ہے جلوہ گاہ محمدؐ کے نور کی
غنچون مین عطر ریز ہے خوشبو حضور کی
رحمت نے آکے جوشمین کین غرق کشتیان
ہم عاصیون کو بخش گئی پاک کر گئی
کہتے تھے بت زمانہ ہلاکت کا آگیا
سند بہجنے لگے امتِ حضرت کو خلد مین
ہر اہلِ دین کیواسطے حورونکے ہاتہ مین
اکبر خدا کے فضل سے جنت مین ساتھ تھے

بلبل چہک رہی ہے ثنا مین حضور کی
نیرنگیان ہین گل مین محمدؐ کے نور کی
عیبون کی معصیت کی خطا کی قصور کی
آئی جو موج رحمتِ رب غفور کی
آمد ہے آج شافعِ یوم النشور کی
آرام کی فضا کی خوشی کی سرور کی
رنگین صراحیان ہین شرابِ طہور کی
پڑھتا ہوا مین جاؤنگا نعتین حضور کی

قصیدۂ جمشید

دردمند درد کی دارو کسیکو یاد ہے
اپنا دل بے طرح کرتا نالہ و فریاد ہے
مجھ سے تم کچھ پوچھو مت میرا جگر ناشاد ہے
آج گھر خاتون جنت کا ہوا برباد ہے

شہر بانو پیٹ کے سر کہتی تھی یون باشور و شین
لٹتا ہے باغِ نبوت مرنے جاتے ہین حسین

خاک مین ملنے چلا ہے گلعذارِ فاطمہؓ
اور خزان ہونے لگی ہے کلی بہارِ فاطمہؓ
کیا کہون اب تم سے حالِ بیقرارِ فاطمہؓ
کانپتا ہوگا مدینہ مین مزارِ فاطمہؓ

یہہ مصیبت جو سنی ہے شاہ عالیجاہ کی
گور سے نکلی ہے وہ بیٹی رسول اللہ کی

بانو یہہ بیکس ابھی رو رو کے کہتی تھی یہی
آنکھہ لگتے ہی تو پہلے خواب مین کیا دیکھتی ہے

اتنے مین غش آگیا اور آنکھہ اوسکی لگ گئی
بی بی اک نورانی صورت ننگے سر دیکھی کھڑی

پوچھتی کرتی ہے اپنے دیدۂ گریان کو
بالون سے ہے کربلا کے جھاڑتی میدان کو

دیکھہ کر یہہ خواب مین بانو دکھیاری غمزدی
کون ہو تم شکل تو ہیگی تمہاری چاند سے

دست بستہ ہوکے اس بی بی یون کہنے لگی
جھاڑو تو جھاڑو جھاڑو تم زمین اس دشت کی

کیا پڑا ہے تمپہ دیکھہ اس گردشِ افلاک مین
بال اس لایق تمہارے تھے جو لوٹے خاک مین

سن کے یہہ اوس دشت ویرانہ مین وہ بی بی حزین
کون ہو تم کیا خبر تجکو میرے دکھہ کی نہین

اس سے یون کہنے لگی با خاطرِ اندوہ گین
زوجۂ حیدر ہون بنتِ رحمت للعالمین

اس زمین کو جھاڑتی ہون مجھکو نہین آرام ہے
مجھہ نصیبون اجڑی کا خاتون جنت نام ہے

چھاتی پہ اپنے جسے مین رکھتی تھی صبح و مسا
کیا کہون مین اب کلیجہ ہے میرا جاتا رہا

یہہ زمین اوپر وہ گل لوٹیگا مجلی سا پڑا
بالو نسے کیا اپنے آنکھو نسے یہہ جھاڑونگی جا

کل میرے شبیر کا تن ہیگا اور یہہ گرد ہے
مجھکو غم ہے یہہ تمہین بالون کا میرے درد ہے

جو چڑھا کرتا تھا بی بی دوشِ احمد پہ مدام
صبح اس خاک مین لوٹیگا وہ عالیمقام

ساقیٔ کوثر ہے جس مظلوم کے نانا کا نام — بر لبِ دریا مریگا صبح کو وہ تشنہ کام

سر جدا ہوگا جو اس کا سجدہ کے درمیان مین
بیٹیان نکلینگی میری ننگے سر میدان مین

خواب مین بانو نے زہرہ سے سنا یہ جگر جلی — یون کہا رو رو مجھے جسطرح سے پہچانتی
تیرے منہہ پر سے سہاگن پن کی سرخی جا چکی — اور رنڈاپے کی ہے زردی چہرہ پر پھیلی ہوئی

کیا کہون مین تجھ سے فجر کو کل قیامت ہوئے گی
کل حسینؑ ابن علی کے سوگ مین تو رو دے گی

کل کے دن تو ہوئیگی اے بانوئی خستہ جگر — وہ جو ہے وارث ترا مارا پڑیگا خاک پر
کل کٹیگا اوس کا سر اور ننگا ہوگا تیرا سر — اوسکے سر کو ہوگی برچھی اور تجھے پشتِ شتر

وہ رہین گے خاک پر تو نکلے گی میدان مین
آگ کے شعلے اوٹھین گے خیمے کے درمیان مین

گفتگو یہہ خواب مین زہرا سے تھی — آنکہ کے کھلتے ہی وہ دیکھیا رہی کیا دیکھتی
جاگی بانو اتنی مین اور آنکھ اوسکی کھل گئی — شاہ کی ہیگی سواری راہ کے اوپر کھڑی

باگ گھوڑی کی سکینہ پکڑی کہتی ہی یہہ بین
مجھکو بھی لیتے چلو اچھے میرے بابا حسینؑ

دیکھکر یہہ حال خیمہ بیچ بانو دل کباب — بولی زینب سے کہ بی بی مین دیکھی تھی یہ خواب
ننگے سر اک بن مین ہے خیر النسا عالیجناب — بانو نے دانتی زمین جھاڑی ہے با چشم پر آب

کہتی تھی یون رو رو وہ بنتِ رسولِ مشرقین
ہائے کل سوئیگا کانٹون پہ میرا پیارا حسینؑ

سنتے ہی یہہ بانو نے سر سے چادر پھینکدی
گر کے قدمونکے اوپر اس طرح سے کہنے لگی

دوڑ کر پھر ننگے سر شاہ کے قدمونپہ گری
گھر سے باہر جاؤ مت یا حسینؑ ابن علی

جاتے ہو گر حلق کٹوانے چھری کی دھار سے
کاٹ ڈالو پہلے مجھہ بانو کا سر تلوار سے

شاہ نے فرمایا تو یہہ بات کیا ہے بولتی
شکوہ کی ساعت نہین ہیگی یہ ہے جا صبر کی

بخشش امت مین پڑتا خلل بی بی میری
مہر بخشو مجھکو میری قدمونپہ کیا ہے گری

نام سنکر مہر کا وہ بانو پکاری بھر کے نین
مہر کے بدلے نہ جی بخشون تو کیا ہے حسینؑ

وہ لگی کہنے کہ اچھا جو رضائے کبریا
شہربانو تھی یہی کہتی وہان آنسو بہا

مہر مین نے تم کو بخشا جاؤ مرنے کربلا
اتنے مین تو زینب و کلثوم نے آکر کہا

قتل کی رات تم تو سر کٹانے جاتے ہو
یا حسینؑ ابن علیؑ ہم سب کو کیا فرماتے ہو

عرض یون کرنے لگا وہ شاہ کربلا
مین نے خالق سے فدا ہونیکا تہا وعدہ کیا

بیٹی کا ہی ہے خدا انہونکا بہی ہے خدا
آج اوسکا وقت ہے سوکر نیجاتا ہون وفا

اس مصیبت مین میرا کیا ہو ڈھونڈتی ہو ساتھ تم
عاصی پیارے ہین تو بھائی سے اوٹھالو ہاتھ تم

جھوٹ اولاد علی کا بولنا نہین کام ہے
گو صبح ہے ظلم کی گو قہر کی یہہ شام ہے

شافع روز جزا مجھہ تشنہ لب کا نام ہے
بے چھڑائے عاصیونکے کب مجھے آرام ہے

جی چھپا کر بیٹھے ہم اس ستم کی رات مین

سر ندین تو فرق آتا ہے ہماری بات مین

زینب و کلثوم یون کہنے لگین ہاتھ اوٹھا
ہان مگر اتنا کہ حق مین بہنون کے کتنے ہو گیا

بھائی صاحب ہم نے تو کچھ بھی نہین تم سے کہا
خیر ہم اس پر ہین راضی جو رضائے کبریا

یہ دعا تم اپنی مانگو یاد کر قیوم کو
یا الٰہی صبر دے تو زینب و کلثوم کو

زینب و کلثوم یہ وان کہہ رہی تھین غل مچا
گر کے قدمونپہ ابھی وہ اسطرح کہنے لگا

گھر پڑا تھے مین وہان آ کر زین العبا
واہ واہ اے قبلۂ عالم شہید کربلا

اکبر و اصغر کو بھیجا سر کٹانے کے لئے
مجھکو رکھا بیبیون کا غم اٹھانے کیلئے

شاہ فرمانے لگے یون اے پسر والا صفات
بھائیون نے تیرے دی ہے جان بیکس کا ساتھ

تیری ہمت کے مین صدقہ تو یہ کہتا ہے کیا
تو پکڑ اس وقت تنہائی مین اپنی ماں کا ہاتھ

بات شہزادہ کی نہ یان مُنہ سے نکلا چاہئے
بلوے مین ناموسون کو اپنے سنبھالا چاہئے

کہہ کے یہ عابد سے وہ مظلوم دشت کربلا
کیا کہون ہے ہے اکیلا جب وہ مرنے کو چلا

بیٹا حافظ ہے خدا تیرا مین مرنے کو چلا
ہائے اوسکے حلقِ نازک کے اوپر خنجر چلا

غل اوٹھا ابن علی سجدہ مین سر کٹوا لیا
کیا شجاعت سے گنہ گارون کے تئین بخشوا لیا

خلق ساری اسطرح سے کہہ رہی تھی غل مچا
کیا کہون آل نبی پر وقت کیسا آ گیا

لوٹنے خیمے شقی آتے ہین فوج بے حیا
لیکے نکلا اس کے تئین سید ہین زین العبا

عرض کر حجت شہید اب عابد سے اے حق کے حبیب
کربلا مین اب مجھے ہو یہ تماشا کرنا نصیب

قصیدۂ لعل

جلوہ میرے محبوب کا ہر شے مین نہان ہے
یہ رمز نقطۂ اہل بصیرت پہ عیان ہے

طاقت ہے کہان دیکھے جو وہ چہرۂ انور
بس شیفتہ اوس مکھڑے کا خود رب جہان ہے

وہ اپنے تجسم سے نظر آتے ہین ہمکو
ہم دیکھنا چاہے تو نہین تاب کہان ہے

کیا مرتبہ ہے سوچیو محبوب خدا کا
جو خاص مکان ان کا ہے وہ حق کا مکان ہے

تشریف لے آتے ہین وہان سرور کونین
ہوتا ہے جہان غوث معظم کا بیان ہے

بے خوف و خطر جائے گا جنت مین یقیناً
صدقہ کیا محبوب پہ جس نے دل و جان ہے

معشوق ہے اللہ کا محبوب دو عالم
پوشیدہ نہین اوس سے کوئی راز نہان ہے

مختار کیا اپنی خدائی کا خدا نے
معشوق ہے اللہ کا محبوب جہان کا ہے

سر تا با قدم نور ہے وہ ذات مقدس
کیا وصف کرے لعل کہان اوسکی زبان ہے

قصیدہ حبیب

نہ کچھ پروا ستایش کی نہ طالب نیک نامی کا
بھروسہ ہے دو عالم مین مجھے اونکی غلامی کا

ازل سے حق کیا ہے خاک در خواجگان چشت
فلک کو رشک آتا ہے میرے قایم مقامی کا

خدا خود پاس ہے بیشک رگ جان سے قریب اپنے
آدمی گر دور سمجھو تو سبب ہے اپنی خامی کا

کیا خود رفتہ اب مجھکو یہ تیری لن ترانی نے
فسون گر تو نے کیسا ڈھنگ ڈالا ہم کلامی کا

لڑا کر آنکھ ہم سے یار نے ہنس کر یہ فرمایا
رکھا ہے عین کعبہ مین یہ خط تیری غلامی کا

قیامت تک نہ پورا ہو جو چھیڑین ذکر مین ایسدم
ہمیشہ رہ و نادن کی عنایات دوامی کا

نہ کچھ پروا ہے شاہون کی نہ کچھ مطلب امیرون سے
الحوکت حافظی فخری نصیری اور نظامی کا

میری یہ آرزو واللہ بر لائے قیامت مین
کہ اپنے ہاتھ سے دامن پکڑ لو اپنے حامی کا

خداوندا حبیب عاصی کے اوپر رحم ہو تیرا
مین عاجز ہون کمینہ خواجہ بو اسحاق شامی کا

قصیدہ مخمور

دکھاؤ روضۂ اقدس تمہارا یا محی الدین
دل مشتاق مضطر ہے تمہارا یا محی الدین

بتاؤ چہرہ انور خدارا یا محی الدین
ہمارا دل ہے دیوانہ تمہارا یا محی الدین

میسر ہو اسے دونون جہانکی نعمتین بیشک
تمہارا جس کو حاصل ہے نظارا یا محی الدین

ہمارے رنج و غم کے دور کرنیکو کفایت ہے
تمہارے چشم حق بین کا اشارہ یا محی الدین

تمہین سے ہے خاندان قادری روشن ہے دنیا مین
تمہین سے فخر کا چمکا ستارا یا محی الدین

میرا دل اور جان قربان تمہارے اسم نامی پر
عجب کچھ ہے تمہارا نام پیارا یا محی الدین

قدم لیتے نہ کیون پھر دوش پر سارے ولی اللہ
بلند ایسا ہی رتبہ ہے تمہارا یا محی الدین

لحد مین گر نکیر آئین تو آئین ہم کو کیا ڈر ہے
تمہارے نام کا بس ہے سہارا یا محی الدین

ہوے اک آن مین آسان دل کی مشکلین ساری
رجوع قلب سے جس نے پکارا یا محی الدین

بلالو جلد اس مخمور کو بغداد مین حضرت
نہین ہوتا دکن مین اب گذارا یا محی الدین

قصیدہ آصف

حقیقت میں شہ ہندوستاں خواجہ ہی خواجہ ہے
عملداری ہے خواجہ کی یہاں خواجہ ہی خواجہ ہے

ملک منزل ملائک آستاں خواجہ ہی خواجہ ہے
مجھے اے دل دوجہاں لیکن جہاں خواجہ ہی خواجہ ہے

جہاں میں لے زمیں تا آسماں خواجہ ہی خواجہ ہے
سر انسان و ملک کے ہر زباں خواجہ ہی خواجہ ہے

پکارے گر کوئی آفت میں کرتے ہیں مدد اس کی
معاون اور معینِ خستہ گاں خواجہ ہی خواجہ ہے

بری ہے یوں محو آپ کے اوصاف بیحد ہے
لکھا کرتی قلم کی ہے زباں خواجہ ہی خواجہ ہے

نیستانِ حقیقت میں قدم رکھنا نہیں آساں
کہ اس جنگل میں ہے شیر ژیاں خواجہ ہی خواجہ ہے

نہیں ہیں شمع و گل پر شیفتہ پروانہ بلبل
چمن میں انجمن میں دلستاں خواجہ ہی خواجہ ہے

مبارک ہو درِ فردوس کی رضوان کو دربانی
درِ دل کا ہمارے پاسباں خواجہ ہی خواجہ ہے

مبارک نام ہے وہ آپکا جو حفظِ طفلاں ہے
عصا پیر اور سیفِ جواں خواجہ ہی خواجہ ہے

خدا میں اور مجھ میں واسطہ ہے احمد مرسل
نبی کے اور میرے درمیاں خواجہ ہی خواجہ ہے

بلا میں دست مژگاں سے نہ کھوئے مردم دیدہ
میرے آنکھوں کے پردہ میں نہاں خواجہ ہی خواجہ ہے

نہ ہو گر وہ تو پھر کیا خاک ہوں میں خاک کا پتلا
مرے تاب و تواں روحِ رواں خواجہ ہی خواجہ ہے

ستائے تم نہ سمجھو نام روشن ہے خواجہ کا
ہر اک جا زیب نقش وہ کہکشاں خواجہ ہی خواجہ ہے

ازل سے تا ابد اور فرش سے تا عرش گر دیکھیں
مکان انکا ہے زیب ہر مکاں خواجہ ہی خواجہ ہے

معین الدین چشتی کے ہیں زیرِ حکم سب اشیا
سلیماں کی طرح ہے حکمراں خواجہ ہی خواجہ ہے

نبی کی آل اولادِ علی حسنین کے دلبند
خدا آگاہ ہے عالی زباں خواجہ ہی خواجہ ہے

ہے مالک دین و دنیا کے ہے رہبر راہِ عقبیٰ کے
طبیبِ دل مسیحِ خواجگاں خواجہ ہی خواجہ ہے

بھا اپنی مہر آصف کم نہیں مہر سلیماں سے
نگینہ دل پہ نقشِ جاوداں خواجہ ہی خواجہ ہے

قصیدۂ بلبہار

دھوم ہے عرش پہ رفرف کا سوار آتا ہے
دیکھنے گلشن قدرت کی بہار آتا ہے

دولت کہتے ہین جبریل جلوہ مین اوس کے
انبیاؤن کیلئے ساتھ قطار آتا ہے

حورین کرتی ہین گرد ملائک کا ہجوم
واہ کس شان سے باعز و وقار آتا ہے

کیا مبارک ہے جمال دیکھنے سے جس کے
تازگی روحکو اور دل کو قرار آتا ہے

آج ہو جاتی ہے امت عاصی کی نجات
حکم محکم یہ ہے اور روز شمار آتا ہے

جب ہوا قرب تو پردہ سے یہ آئی آواز
یون کسی کیلئے کوئی بھی زار آتا ہے

بخشدونگا تیری امت کو تو کچھ فکر نہ کر
میرے محبوب پہ نہایت مجھے پیار آتا ہے

جو محمد نے خدا سے کئے امت کے لئے
اس نبی کے تئین یہ دار و مدار آتا ہے

یا رسول عربی جلد ہو بلبہار کی یاد
آپ کے قدمونپہ ہونیکو نثار آتا ہے

قصیدۂ نصرت

اے فلک لیکر تو چل ہم کو خدا کے واسطے
دیکھ یون شہر مدینہ مصطفےٰ کے واسطے

جو ملا رتبہ محمد کو کہو کس کو ملا
اولیا غوث و قطب اور انبیا کے واسطے

ہے ہما بنکر اڑا حضرت کا سایہ عرش پر
شاخ طوبیٰ بن گیا ظل ہما کے واسطے

یا نبی جب کہ گیا ہون مین اندھیری گور مین
کھل گئی جنت کی ہے کھڑکی ہوا کے واسطے

بھیجنا نام نبی پر ہے درود بے حساب
ہے خدا نے دی زبان صل علیٰ کیواسطے

کس کو بخشا ہے خدا نے اس جہان کا تاج و تخت
سب کیا پیدا حبیب کبریا کے واسطے

سر پہ تیرے ساتھ ہے سایہ رسول اللہ کا
اور کیا چاہتا ہے تو روز جزا کے واسطے

کیا نہیں درگاہ مین اسکے کیون نہین تو مانگتا
دی زبان منہ مین خدا نے التجا کے واسطے

شش جہت شمس و قمر عرش بریں حور و ملک — ہے کیا پیدا محمد مصطفےٰ کے واسطے

یا نبی مقبول کرتے ہو تم اوس کی التجا — ہاتھ اوٹھاتی جس گھڑی امت دعا کیواسطے

کیا لکھا نصرت شگوفہ وصف نبی تو عمر بھر — خود خدا کی ہے زبان اونکی ثنا کے واسطے

قصیدۂ لعل

ماشاءاللہ سبحان اللہ کیا شان خدا ہے شب معراج — محمد کو خدا نے قدرت کا مختار کیا ہے شب معراج

جس وقت سواری حضرت کی جا مسجد اقصا تک پہونچی — حضرت نے اتر وان خالق کا شکر کیا ہے شب معراج

آراستہ تھے سب ساتون فلک اور جن ملائک کرو بیان — کہتے تھے ہراک آپس مین خوش کیا ٹھاٹھ بنا ہے شب معراج

آدم عیسےٰ تک مرسل سرگرم تھے اپنے کامو نپر — خالق ہی خدائی کا اپنے اظہار کیا ہے شب معراج

جسوقت گیا ہے بن ٹھنکر وہ پیارا احمد من سوہنا — کل صل علی ماشاءاللہ عزت اوٹھا ہے شب معراج

لے حور و ملائک جن و بشر و شمس و قمر تارے سارے — کہتے تھے سبھی یا فضل خدا یہ کرو دعا ہے شب معراج

جب عرش پہ حضرت پہونچے آواز ہوئی ادن منی — مشتاق تمہارا آنیکا خود جل و علا ہے شب معراج

حضرت سے ملا جس جا یہ خدا کہتے ہین اوسی قوسین او ادنا — پھر آگے کہون کیا حق ہے جو حال ہوا شب معراج

نابینا جو بینا ہے کہتے ہین زبان سے خوش ہوکر — ہے لعل خدا کی قدرت کا گلزار بنا ہے شب معراج

قصیدۂ شایق

جلوہ افگن ہو جو فرشتہ سلیمان دلنشین — کوئی باقی نہ رہے حسرت و ارمان دل مین

دین و ایمان کی ترقی ہے جو منظور تمہین — اون کے ہمراہ خدائی کا ہے سامان دل مین

سوز فرقت ہجر نے وہ آگ لگائی حضرت — دل ہے آتش مین کہ ہے آتش سوزان دل مین

سب پہ روشن ہے جو کچھ فرق ہے مجھ مین اوس مین
آگ تالو مین لگی شمع کے اور ہیجان دل مین

دونون ہاتون سے سنبھلتے نہین مستِ احمد
کفر و دین سے نہ کہلا سر ہے جو پنہان دل مین

بھی بغداد مین بلوا کے دکہا دو جلوہ
رہ نہ جائے پسِ مردن کہین ارمان دل مین

دونون عالم کی یہین سیر میسر ہو جائے
غور سے دیکھیے اگر حضرتِ انسان دل مین

میرے رہبر کے ہر آئینہ عارض کی صفا
خضر دیکھین گے تو ہو جائینگے حیران دل مین

اس گلستان سے چلے جاتے ہین خالی دامان
کوئی آنکھون مین سمایا نہ کوئی یہان دل مین

موت آئے میری یا پیر تو یون نکلے دم
لب پہ ہو نام ترا اور ترا ارمان دل مین

ہو تجلی ترے عارض کی میرے غوث اگر
ابھی ہو جائے عیان طور کا میدان دل مین

تیغ ابروے خمیدہ کی چمک یا حضرت
جس نے دیکھی وہ مین بس ہو گیا قربان دل مین

غمزدون کے تمہین غمخوار ہو یا پیر میرے
یاد تیری شبِ ہجران رہے مہمان دل مین

ظلمتِ قبر سے گھبرائے جو تیرا شائق
شمع روشن ہے ترا چہرۂ تابان دل مین

قصیدہ کم الطاف

خوب ہوتا جو مدینہ مین میرا گھر ہوتا
سامنے آنکھون کے وہ روضۂ انور ہوتا

بسترِ خاک کو مین جانتا فرشِ دیبا
آستانِ شہِ والا پہ میرا سر ہوتا

گرد روضے کے پھرا کرتا مین خوش ہو ہو کر
سایۂ روضۂ اقدس پہ میرا سر ہوتا

ہوتی صحرائی مدینہ مین جنون کی شہرت
مین بھی سودا زدۂ زلفِ معنبر ہوتا

پڑھتا روضۂ اقدس پہ قصیدہ جا کر
مین بھی مشہور ثنا خوانِ پیمبر ہوتا

لوگ جاتے ہین مدینہ کو تو روتے ہین ہم
ہم بھی جاتے تو ہمین کچھ بھی میسر ہوتا

پہنچکر ہم کو مدینہ کی طرف لیجاے کر آ — کاش میرا دل مضطر کبھی رہبر ہوتا
دیکھتے ہم درِ شاہنشہ دین کو جاکر — کبھی یاور جو ہمارا ہمہ مقدر ہوتا
بے زری نے ہمین جانے نہ دیا اے الطاف — حسرت دید سے کیون روتے اگر زر ہوتا

قصیدۂ امیر

یون مدینہ سے نسیم سحری آتی ہے — ناز کرتی ہوئی جس طرح پری آتی ہے
غش جو آجائیگا کسطرح مین دیکھونگا جمال — لیجیے جلد خبر بے خبری آتی ہے
ہاے وہ دن کہ تمنا مین رواں تھے آنسون — اب مشکل کبھی آنکھون مین تری آتی ہے
اس تمنا مین ہون نہیں خواب مین دیدار نصیب — نیند بیساختہ آنکھون مین بھری آتی ہے
چاند سورج سے یہ کہتا ہے دمِ نظارہ — کہ بتا تجھکو بھی یہ جلوہ گری آتی ہے
ایسی گردش نہین آتی کہ مدینہ پہونچون — اے فلک بس تجھے بیداد گری آتی ہے
کسی محبوب کے محبوب کی رفتار ہے یہ — چال ایسی تجھے اے کبک دری آتی ہے
نعت رخسارِ مبارک کے صلہ مین تجھکو — ڈالی فردوس سے پھولون سے بھری آتی ہے
یاد گیسوے مبارک مین جو سوتا ہون امیر — خواب مین شبکو نظر مجھکو پری آتی ہے

قصیدۂ مسعود

قسم والیل کی ہے مو نہیں شمس و منور کا — جمال پاک دیکھے آنکھ بھر کر جو پیمبر کا
خدا جانے کہ مجھکو عشق ہے کس روے انور کا — کہ ہر داغ جگر مین نور ہے خورشیدِ خاور کا
لبِ شیرین احمد کی جو کرتا ہون ثنا خوانی — زبان مین اپنے پاتا ہون مزا قندِ مکرر کا

احد گیسوں گھٹ مین آکر میم کے احمد ہوا ظاہر
عجب کچھ راز ہے پنہان میرے خلاق اکبر کا

سبب مست نکہت زلفِ نبی خواہان نہین اپنا
نہ جو عطر و گلاب و زعفران و مشکِ عنبر کا

ذرِ سقہ سو تک اپنا پوچھنا سخت مشکل ہے
بھلا کب تک بناؤن مین کلیجہ اپنا پتھر کا

مجھے دیوانگی ہو کیا لگی وحشت مدینہ مین
جنون اپنا نہین محتاج منت کش ہے نشتر کا

نہین رکھتا ہون پر اڑ جاؤن مین دشتِ مدینہ مین
تڑپ ایسی ہے دل کا حال ہیں لوٹن کبوتر کا

نہ کیجے تشنگی حشر کا سو من کبھی دہر کا
گنہ گاران امت کیلئے ہے حوض کوثر کا

جو طاعت کی بدعت پاس رکھیگا ڈھونڈیگا
گنہ گارون کو سایہ ہے شفیعِ روزِ محشر کا

نہین ہے خوف روزِ حشر اوس کو خدا شاہد
محمد ہے وسیلہ حشر مین مسعود کمتر کا

روایت کفن چور

حمد اور نعت کی تھی کر تقریر
یک روایت کرون عجب تحریر

سننے والون کو جس سے عبرت ہو
اوس کا سننا گویا عبادت ہو

نام تھا ایک شخص کا نباش
ہے بیانِ حدیثِ غم کی تراش

وہ کفن چور تھا بعہدِ رسول
اوس کا دن رات تھا یہی معمول

ہو جو کوئی مردہ قبر مین مدفن
شب کو اوس کا چرا لیجائے کفن

کر برہنہ اوہ مردہ کو چھوڑے
جا کے بیچے کفن کو یا اوڑھے

کہکے مردہ کو قبرہ مین عریان
اوس کا لیکر کفن پھرے وہ جوان

یاں رہو اک دن کی تم سنو یہ خبر
موسی انصار کی تھی اک دختر

تھی وہ محبوبہ چاند وہ آسا بہ
چاند تھو جسکو دیکھہ متوالا

دخت انصار کو رکھے درگور
قبر سے اوس کے کہنچا ایک کڑہی
سر سے پا تک اوتارا اوسکا کفن
پہر تو چوری کا کچہ رکھا نہ خیال
بس وہ لڑکی سے خانہ داری کیا
ہوا مزہ کے ساتھ ہم صحبت
اوٹھ کے لڑکی نے چیخ ماری سخت
تو نے مردہ سے کی ارے صحبت
تو مقرر ہے بندۂ شیطان
جان کر حق کو حاضر و ناظر
مجہکو محشر تلک رکہا ناپاک
جان اور بوجہکر کیا یہ خطا
تجہکو بہی اس جہان سے مرنا ہے
کہکے یہ بات سو گئی لڑکی
جرم عصیان سے وہ دیوانہ ہوا
سن کے لڑکی سے وہ ہوا شیدا
توبہ کرتا ہوا وہ روتا چلا
جہلک کے خدمت مین جب گیا یہ لئیم
ہو کے شرمندہ حق سے آیا ہون

آیا سن شور جب کفن کا چور
حور کی شکل یک نطفہ جوڑی
لڑکی آئی نظر بشکل دلہن
ہوا عاشق وہ دیکہہ اوسکا جمال
دل مین ڈر کر نہ آہ و زاری کیا
رب نے زندہ کیا دیکہا کیا قدرت
لگی کہنے کہ ہے ای کم بخت
کیا تجہے زندہ نا ملی عورت
تجہکو لازم نہ تہا ارے نادان
تجہسے ایسا گنہ ہوا صادر
ہوگا نفسانیت سے تو بہی ہلاک
کبہی مردہ سے ہے جماع بہی روا
کونچہ قبر سے گذرتا ہے
چہاتی اوس کی یہ سنتے ہی دہڑکی
روتا اوس قبر سے روانہ ہوا
خوف حق اوس کے سینہ ہوا پیدا
آکے پیغمبر خدا سے ملا
اور لگا کہنے یا رسول کریم
سر تا پا بار گنہ سے ہون

مصطفےٰ بولے کیون تو ڈرتا ہے — رحمتِ حق کی گہری دریا ہے

حق کریگا تیری خطا پامال — اوس کی رحمت مین ایک قطرہ مثال

پوچھے حضرت نے سچ بتا اے مرد — کیا کبیرہ گناہ کیا تو فرد

سر جھکا کے کہا اے دین کے شجاع — زنِ مردہ سے مین نے کی ہے جماع

دیجے عاصی کو یا رسول پناہ — مجھ سے صادر ہوا عظیم گناہ

بولے حضرت نے دیکھکے سوے اصحاب — اوس کو دروازہ سے نکالو شتاب

سُن کفن چور نے بحالِ تباہ — چلا روتا ہوا با نالہ و آہ

یون کہا دل مین اپنے خالقِ رب — تیرے محبوب نے نکالا اب

جو تیرا اور تیرے حبیب کا در — دونون دروازون سے ہوا مین بدر

جا کے اک غار مین بجانب کوہ — آہ و زاری کیا بصد اندوہ

تین دن تک جھکا تھا سجدہ مین — سر کو روتا رکھا تھا سجدہ مین

تیسرے دن دعا ہوئی مقبول — آئے جبرئیل حق سے سوے رسول

یون جتایا جنابِ باری نے — میری امت ہے یا تمھاری ہے

وہ جو عاصی ہے غار مین روتا — کہا حق دو تسلی اوس کو جا

شافع المذنبین ہو مطلق — رحمت العالمین ہو بر حق

منگے جبرئیل سے بصد حالِ ملول — گئے صحرا طرف جنابِ رسول

اسکو جب ڈھونڈھتے چلے حضرت — دامنِ کوہ مین پائے وہ صورت

دیکھے جو اوس کو سیّدِ والا — اوس کے آنسو سے بہتا ہے نالہ

اوس کو فرمائے احمدِ ذیشان — عفو تیری خطا ہوئی اے جوان

پہنچے سجدہ سے سر اوٹھا دیکھا — لائے تشریف خود رسولِ خدا

خوش ہوا دل سے اور کیا ہے شکرِ عظیم — قادرا مالک غفور و رحیم

مجھ سے مجرم پہ مہربان ہوا — تیرے محبوب نے تسلی دیا

تب کہا لا الہ الا اللہ — اس کے شاید ہو یا رسول اللہ

اوس کے منھ سے جو نکلی یہ آواز — روح جنت طرف ہوئی پرواز

غسل دیکر نماز میت کی — دفن کی فاتحہ سے رحمت کی

لائے تشریف مصر تو پیغمبر — لے کے اصحابون کے سارے اپنے گھر

یا الٰہی بحق آل عبا — سب مسافر کے بخش جرم و خطا

ظلمتِ قبر سے رہائی دے — میرے ایمان کو روشنائی دے

تاکہ مین دو جہان مین شاد رہون — غم ہو سب دور بامراد رہون

مخمس بر غزل حضرت اوستاد مولانا ہاتف صاحب قبلہ حیدر آبادی

عشق کے رنگ مین ڈوبین تو مزا ملتا ہے — جب فنا ہون تو عجب لطف بقا ملتا ہے

مجھسے پوچھے کوئی اس راہ مین کیا ملتا ہے — غوث کے چاہنے والون کو خدا ملتا ہے

کوئی جانان کا اسی در سے پتہ ملتا ہے

کوئی ایسا میری امداد کو پہونچے کیونکر — شادمانی دلِ ناشاد کو پہونچے کیونکر

غوثِ اعظم میری فریاد کو پہونچے کیونکر — میری عرضی شہ بغداد کو پہونچے کیونکر

کوئی ملتا ہے کبوتر نہ ہما ملتا ہے

ادب روضہ اقدس کا اوٹھاتے ہین غلام — دیکھ لیتے ہین تمہے جلوۂ پرنور کو صاف

طالبِ شوق کا یہ کام ہے تقصیر معاف
در ترا چوم کے کر لیتے ہیں کوچے کا طواف

تیری طاعت میں عبادت کا مزا ملتا ہے

غوثؓ کی مدح سرائی سے ہماری محفل
بن گئی رحمتِ خلاق کی روشن منزل
ہو گئے آن میں ہر دل کے مطالب حاصل
غوثؓ کے وصف میں حل ہوئی ہر اک مشکل

سننے والوں کو مزا ہم کو صلہ ملتا ہے

شوق جس جس کو کھینچ کے بغداد میں لایا یا غوثؓ
جلوۂ شاہدِ مقصود نظر آیا یا غوثؓ
آنکھ کی آن میں خالق سے ملایا یا غوثؓ
پایا اللہ کو جس نے تمہیں پایا یا غوثؓ

راستہ کعبہ سے بغداد کو جا ملتا ہے

درد والوں کا تڑپنا ہے ترے کوچے میں
جھمگٹا ہے جگروں کا ہے ترے کوچے میں
جلوۂ اہلِ تمنا ہے ترے کوچے میں
بیقراروں کا تماشا ہے ترے کوچے میں

لطف نالوں میں تڑپنے میں مزا ملتا ہے

ہو گیا عشق کے صدقے سے یہ طالب کو یقیں
ہے مقام آپ کا عاشق کی رگِ جاں سے قریں
قرب ہے قرب ہے دوری نظر آتی ہی نہیں
سینہ بغداد ہے دل اسکی ہے کوچہ کی زمیں

بند ہو آنکھ تو محبوب خدا ملتا ہے

غیرتِ خلد ہے بغداد کی تمکین کی صفت
لبِ رضوان سے سنو گلشنِ رنگین کی صفت
عطر دیتی ہے مجھے کاکلِ مشکین کی صفت
منہ میں بھرتی ہے شکر اس لبِ شیریں کی صفت

پانی پیتا ہوں تو شربت کا مزا ملتا ہے

حضرتِ بندہ نوازی یہ عنایت ہے عجب
آگے پہونچا ہے رحیم آپ کے روضہ کے قریب
ہر دو عالم میں کجا اسکی چمک جائے نصیب
بارگہِ شہ جیلاں میں تو حاضر ہے غریب

دیکھئے ہاتفِ محتاج کو کب بنتا ہے

قصیدۂ زعیم

خدائی کے مختار بغداد والے | مرادین دو ایمان ہے تیرے حوالے
مین تیری ولایت کے قربان جاؤن | مجھے تو دوئی کی بلا سے بچا لے
وہ تیرے ہین عاشق حق آشنا ہین | جنہین لوگ کہتے ہین اللہ والے
حسین سائی کا دل مین ارمان بھرا ہے | ذرا اپنے روضہ پہ مجھکو بلا لے
میرا دل تیرے غم سے مچلا ہوا ہے | سنبھالے جو کوئی اوسے سنبھالے
جہنم کے شعلون کو تم روک دینا | میری جانب آئین گے جب نکالے
دکن سے ہوا عزم بغداد ہم کو | چلے ہین ادہر نام غوث الورا لے
مین ہون گشتہ غوث پہنچون وہان تک | اثر مت دیکھون کہین شب کے نالے
زعیم الفت پیر سے مجھکو کیا کیا | پڑے ہین میرے دل مین فرقت کے چھالے

قصیدۂ ممنون

برسون سے میرا دل ہے طلبگار مدینہ | دکھلا دے خدایا مجھے دیدار مدینہ
بیمار طپ ہجر رسولِ عربی ہون | کافی ہے مجھے دارو سے دیدار مدینہ
ہے مثلِ گلِ تازہ ہر اک داغ جگر کا | سینہ ہے میرا گلشنِ گلزارِ مدینہ
ہر صبح کرون غنچہ دل اوسپہ تصدق | پہونچا دے صبا گر مجھے اخبار مدینہ
دل قابل قربان نہین اور کسی پر | ہان ہے سو مگر قابل سرکار مدینہ

قربان کرون اپنا اسمان دل و جان — دیکھون جو اگر گنبد سے سالا مدینہ
اللہ رکھیگا اوسے فردوس مین شادان — جو لوگ کے رہتے ہین دلدارِ مدینہ
کونین سے فاخر نہ ہو کسطرح سے سیراب — سلطانِ دو عالم کا ہے سرکارِ مدینہ
ہے تم سے بھی التجا ممنون کی یارب — دکھلاو مجھے ہون مین طلبگارِ مدینہ

قصیدہ شمس

دلِ دیوانہ مجھے چاہتا ہے دکن سے نکلون — تیر چلہ کیطرح جلد وطن سے نکلون
ایک مدت سے ستاتا ہے مجھے عشقِ نبیؐ — فضلِ حق ہوے تو اس رنج و محن سے نکلون
تاکہ قاتل ہو مرے راہِ مدینہ مین اگر — مین تصور مین محمدؐ کے امن سے نکلون
جا پہنچے گر مجھکو غلامون مین بھی ملجاے — مثلِ جبریلِ امین چرخ کہن سے نکلون
دیکھون آنکھ سے جو وقت محمدؐ کو مین — بنجد اسوزشِ دل کی مین جلن سے نکلون
جبکہ محفل مین وہ اربابِ صفا کے جاؤن — مین وجد مین عجب چال چلن سے نکلون
قبر پر میرے کوئی نامِ محمدؐ کو پڑھے — طور پر شمس کی مین گور و کفن سے نکلون

قصیدہ خفیا

گر تو خدا نہین تو خدا سے جدا نہین — کیا تیری ذات آئینۂ حق نما نہین
ہر شے مین ہے ظہور جمالِ محمدی — مین کیا کرون کہ آنکھ میری حق نما نہین
روزِ جزا مین امتِ مرحوم کے لیے — کیا تیری ذات پاک شفیع الورا نہین
عاصی کو بخشتے ہین تاجِ شفاعت — کیا مین ایک بھی آپکے در کا گدا نہین

مانند کاہ رنج جدائی مین ہون نحیف
اوس سنگ در مین کیا اثر کہربا نہین

پہنچاؤن لکھ کے حاتم شہِ انبیا کو خط
سنتا ہون اس زمانہ مین مرغ ہما نہین

کرتا ہون وصف زلفین تحریر مشک سے
میرا قصور ہے کسو کی خطا نہین

جز مصطفےٰ کے کشتیٔ است کیوا سطے
دریائے معصیت مین کوئی ناخدا نہین

دیوا نہین میرے نعت محمدؐ سے صاف صاف
اس باغ مین اے بلبلو بوئے ریا نہین

گردش مین پس گئے دانائے عصر تک
ارض و سما کی طرح کوئی آسیا نہین

کشتہ ہون تیغ آبروئے خمدار کا مگر
بے تیرے لعلِ لب کے میرا خونبہا نہین

درج دھن کو کہو لئے نعت رسولؐ مین
ایسا کوئی جہان مین دُر بے بہا نہین

کیا حد بتاؤن مرتبہ شان پاک کی
جس ابتدا کی آج تلک انتہا نہین

لے مقامِ نعت مین کیا گفتگو کرون
جہان عقلِ کل کو طاقتِ چون و چرا نہین

دشمن بہی کام آتے ہین اکثر درِ خنیفا
لیکن جہان کی طرح کوئی بیوفا نہین

قصیدہ سلیمان

اے صبا بہرِ خدا جلد اوڑا کر لے چل
جا کے دیکھون گا مدینہ کا سہانا جنگل

ہند مین ہم ہین مدینہ مین ہمارے ہین حضور
روح کا جسم سے ہر دم یہ تقاضا ہے کہ چل

ہجرِ احمدؐ سے دل زار ہے بیتاب ایسا
جیسے ہو فصلِ خزان مین کوئی بلبل بے کل

یہہ تمنا ہے میری روزِ ازل سے یا رب
آئے تو آئے مجھے دشت مدینہ مین اجل

شافع حشر ہی ہین یہی محبوب خدا
کُل نبیون مین محمدؐ نہ ہو کیونکر افضل

شاہ کونین کو تہی فقر سے الفت ایسی
دوشِ انور پہ رہا کرتا تہا کالا کمبل

تیرہ و تار لحد ہو تو مجھے کیا ڈر ہے | دل مین روشن ہے میرے نورِ محمدؐ کا کنول
ہے تصورِ دُرِ دندانِ نبی کا دمِ نزع | خلد مین کیون نہ ملے گا مجھے موتی کا محل
قبر مین حشر مین جب ہونگے سوال اور جواب | نعت پڑھ کے سنا دیگا سلیمان یہ غزل

قصیدہ معہ نعت

نبی کے شہر کو لیچل صبا اڑا کے مجھے | بہت زمانہ ہوا ہے ادہر بلا کے مجھے
کدہر مین جاؤنگا آخر تمہارا کہلا کر | بگاڑ کے نہ خدا کیلیئے بنا کے مجھے
حضور کیون میری مشکل کو حل نہین کرتے | رکھا ہے دامِ تردد مین کیون پہنسا کے مجھے
دکن سے کوچ کرونگا رہونگا مدینے مین | وہین کی خاک بنا دیجئے بلا کے مجھے
وہی وہی نظر آیا جو کہل گئین آنکہین | نظارے ہوتے ہین ہر شئے مین مصطفی کے مجھے
تیرے کرم کے مین قربان ایخدائے کریم | مدینہ لیکے گیا اپنا گہر دکھا کے مجھے
بلند مین نے جو معراج کے لکہا مضمون | تو فکر لیگئی سدرہ تلک اوڑا کے مجھے
سناؤن آپ کو مین اپنا آرزو نامہ | سنین حضور اگر سامنے بلا کے مجھے
احد کہونگا خدا کی قسم نہین احمد | چہپے ہو میم کے پردہ مین رخ دکہا کے مجھے
صفات ابروے احمد مین رہون شاغل | کسی نے طاق کیا ہے لکہا پڑھا کے مجھے
ذرا رسولِ خدا سے کوئی کہے ہاتف | رکھا ہے سوزِ درون نے جلا بنا کے مجھے

قصیدہ سلیمان

محمدؐ سے یارب ملا چاہتا ہون | مدینہ مین جا کر رہا چاہتا ہون

بلاؤ گے کس دن مجھے کچھ تو کہہ دو — تمہاری ہین حضرت رضا چاہتا ہون
دکھا دو مجھے چاند سی اپنی صورت — تصدق مین تم پر ہوا چاہتا ہون
نہین مجھکو مطلب ہے حور و پری سے — تمہارا مین شیدا ہوا چاہتا ہون
بلاکر رکھو اب مجھے پاس اپنے — گدا ان کے در پر رہا چاہتا ہون
کبھی تو بلاؤ مدینہ مین حضرت — مین روضہ کا بوسہ لیا چاہتا ہون
یہی آرزو ہے میری یا محمد — غلام آپ کا مین بنا چاہتا ہون
مجھے کر دو سیراب اب یا محمد — شرابا طہورا پیا چاہتا ہون
سلیمان محفل مین ہر ایک جا پر — غزل کو تمہاری پڑھا چاہتا ہون

قصیدۂ ہاتف

ہے مزارِ خواجہ عالی جناب اجمیر مین — ابر رحمت چہار سو ہے بیحساب اجمیر مین
لطفِ خواجہ سے مشامِ جانِ عالم مست ہے — ہر طرف پھیلی ہے خوشبو اور گلاب اجمیر مین
خواجۂ عالم سے اپنی حل مشکل کیون نہ ہو — ہے یہ دلبند جناب بوتراب اجمیر مین
کھول کر چشمِ بصیرت دید کی لذت اوٹھا — دیکھ معشوقِ خدا کو بے نقاب اجمیر مین
اونکے شیدا اپنی ہستی کی نہین رکھتے خبر — مست ہین پیکر محبت کی شراب اجمیر مین
نور ہر ہر سینہ و دل مین ہے اونکے فیض کا — جا بجا ہے روشنی اور آفتاب اجمیر مین
ہاتفِ مسکین کو یا خواجہ کرم سے دیکھیے — ہے یہ حاضر سائلِ پر اضطراب اجمیر مین

قصیدہ سلیمان

بلالو حضوری مین وہ طیبہ والے — کہان تک پھرون اپنے دل کو سنبھالے

بلاتے نہیں آہ کیوں مجھکو اب تک
کہاں ہیں مدینے میں بلوانے والے

محمد کی فرقت میں آنسو رواں ہیں
نہیں ہے مجھے آہ بلوانے والے

بہت بیٹھے چھپ کر نظر آؤ تم بھی
میرے دل میں رہکر کہ ترسانے والے

کرم کچھ تو کیجے میرے حال پہ اب
جگر پر میرے تیر برسانے والے

نہ دکھلائے ہم کو کبھی پیاری صورت
تیری یاد میں مر گئے مرنے والے

زمیں پر نہ گرتا تھا حضرت کا سایہ
محمد خدا کے تھے نازوں کے پالے

نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ کی پروا
مجھے کر دے یارب نبی کے حوالے

سلیمان رہتا ہے ملکِ دکن میں
کبھی تو بلا لیجیے کملی والے

قصیدہ ہاتف

ہے تمہاری سب سے پیاری غوثِ اعظم گیارہویں
گیارہویں محبوبِ دل ہے جانِ عالم گیارہویں

اس مہینے میں تمہیں ہو ماہ تاباں بر ملا
ہے رخ پر نور سے پر نور ہر دم گیارہویں

کچھ عجب پر فیض ٹھہرا یہ مہینہ آپ کا
بنگئی ذاتِ کرم سے مکرم گیارہویں

اسکے سر سایہ رہا بارہ مہینے غوث کا
صدق دل سے جو کوئی سمجھا مقدم گیارہویں

غوث کے ماہ مبارک سے دکن پر نور ہے
ہو رہی ہے دھوم سے ہر گھر میں پیہم گیارہویں

گیارہویں ہاتف پسندِ خاطرِ محبوب ہے
میری مونس گیارہویں ہے میری ہمدم گیارہویں

قصیدہ سلیمان

پاس اپنے بلا لینا یہ کام تمہارا ہے
روضہ کو دکھا دینا یہ کام تمہارا ہے

دل میرا ترستا ہے مین کس سے کہون حضرت — صورت کو دکھا دینا یہ کام تمہارا ہے

حالت ہے بہت ابتر فرقت مین دم نزع — جلدی سے خبر لینا یہ کام تمہارا ہے

دیدار کا خواہان ہون بیتاب ہون نالان ہون — جلوہ مجھے دکھلانا یہ کام تمہارا ہے

مین آپ کا شیدا ہون بھولو نہ مجھے حضرت — کبھی خواب مین آجانا یہ کام تمہارا ہے

امت ہے تمام عاصی گھبرائینگے محشر مین — آفت سے چھڑا لینا یہ کام تمہارا ہے

یہ دل کی تمنا ہے کہتا ہون محمدؐ سے — خالق سے ملا دینا یہ کام تمہارا ہے

محشر مین گناہ والے گھبرائینگے یا حضرتؐ — دامن مین چھپا لینا یہ کام تمہارا ہے

کرتے ہین گناہ ہم سب ڈر حشر کا رکھتے ہین — اللہ سے بخشانا یہ کام تمہارا ہے

تم شافع امت ہو محشر مین سبھی حضرت — دوزخ سے بچا لینا یہ کام تمہارا ہے

بلوا کے سلیمان کو اس ملک دکن سے اب — طیبہ مین جگہ دینا یہ کام تمہارا ہے

قصیدہ حشتی

کل شب میلاد ختم الانبیا تھی مین نہ تھا — محفل نعت حبیب کبریا تھی مین نہ تھا

تھا ہجوم حور و غلمان و ملک جن و بشر — مجلس میلاد مین شان خدا تھی مین نہ تھا

تھی خرامان گلشن فردوس کی باد نسیم — ٹھنڈی ٹھنڈی باغ جنت کی ہوا تھی مین نہ تھا

حور و غلمان تھے ترنم گوئے وصف مصطفیٰ — عندلیب خوش نوا بھی نغمہ زا تھی مین نہ تھا

شمع تھی پروانہ تھا حور و ملک روح القدس — بزم میلاد نبی جلوہ فزا تھی مین نہ تھا

وائے حسرت کوئے حضرت تک نہ پہونچی میری خاک — لایق گلزار کیا باد صبا تھی مین نہ تھا

وائے حشتی مین نہ پہونچا محفل میلاد مین — ہائے ذکر مصطفیٰ میری دوا تھی مین نہ تھا

یا سرور دین محبوب سبحان
ہم آپ سے ہیں نصرت کے خواہان
مشکل کشا ہو حاجت روا ہو
ابر کرم ہو بحر سخا ہو
دست خدا ہے دست علی
افتادہ ہیں ہوں دیکھو خدارا
مشہور تر ہے عالم میں ایسا
طیبہ میں تھا ایک کافر کا لڑکا
کوٹھے پر اپنے اک روز تنہا
وان سے گرا جب ہاتھ اوسکا ٹوٹا
پھونچا وہاں پر باپ اوسکا مضطر
کرکے بہت کچھ تدبیر بہتر
ہار پھر ضرورت اک دن وہ لڑکا
مغموم اوسکو حضرت نے دیکھا
تھا جوش پر ایک رحمت کا دریا
ہاتھ اپنا اوس کے بازو پہ پھیرا
خوش ہو کے اپنے گھر کو گیا جب
ماں باپ اوس کے چھوڑا اپنا مذہب
دست نبی کی یہ ہے کرامت

حاجت روا ہے بے ساز و سامان
کیجیے ہماری مشکل کو آسان
حاصل ہو مقصد ہاں تم جو چاہو
دیکھو ادھر بھی میں تم پہ قربان
گرتے ہوئے کو تم نے سنبھالا
اس بیکسی میں ہے کون پرسان
یہہ معجزہ تھا حضرت کا ادنیٰ
بارہ برس کا بے علم و نادان
آیا خوشی سے بہر تماشا
بس خاک پر تھا بیتاب و غلطان
لایا شتابی گھر میں اوٹھا کر
ہاتھ اوس کا باندھا با چشم گریان
جاتا تھا اپنے گھر سے کسی جا
فوراً بلایا پاس اپنے اوس آن
چشم عنایت اوس پر ہوں وا
دست شکستہ چنگا ہوا وان
اس معجزہ سے حیران تھے سب
حضرت پہ دل سے پھر لائے ایمان
پل میں ہوئی وو رب اوسکی رحمت

اوس ہاتھ مین دی حق نے یہ طاقت — سو من کا بھی وزن تہا اوسکو آسان
جب کافرون پر ایسا کرم ہے — کس بات کا پھر امت کو غم ہے
والی ہمارا شاہ امم ہے — بر آئین گے سب ہر دل کے ارمان
اک عرض میری منظور کیجے — رنج و مصیبت سب دور کیجے
شاہا کبھی تو مسرور کیجے — ثاقب ہے تم پر سو جان سے قربان

قصیدہ چشتی

کدورت جب مٹی دل سے تو نور مصطفے دیکھا — اوسی آئینہ مین روئے شہ ہر دوسرا دیکھا
میسر آپ کا جس نے نہ دیکھا گنبد اخضر — تو اس دنیا سے وہ نہین اگر اوسنے فلک کیا دیکھا
اگرچہ چہرۂ یوسف بھی دنیا مین تہا نورانی — مگر روئے نبی مین ہم نے نور کبریا دیکھا
یہ ہے مفہوم قوسین اور یہی ہے یعنی ادنی — شب اسرا نبی نے جلوۂ نور خدا دیکھا
ہماری آنکہون مین اک نور پیدا ہوگیا چشتی — جہان مین جب سے ہم نے روضہ خیر الورا دیکھا

قصیدہ سلطان

خود عرش پہ اب یہ ہے لکہا نام محمد — قرآن مین لکہتا ہے خدا نام محمد
مین سنتا ہونکہ انپہ ہوئی ختم نبوت — سب انبیون سے ہے یہ بڑا نام محمد
دم تن سے جو نکلے تو دعا اتنی میری ہاں — یارب تو مجہے جلد سنا نام محمد
کلمہ کو سدا پڑہتے رہو دل سے عزیزو — دن حشر کے کام آئے بہلا نام محمد
ہوجائے سبھی نزع کی مشکل میری آسان — کل عاصیون کی ہے یہ دوا نام محمد

قرآن کی تلاوت جو کیا کرتا ہوں ہر دم ہر وقت نظر آتا ہے کیا نام محمدؐ
دنیا ہی میں حاصل ہوا جنت کا قبالہ ہے وردِ زبان میرے سدا نام محمدؐ
سو جان سے صدقہ ہوں اسی نام کے ہر بار اے مرحبا اے صلی علی نام محمدؐ
معراج کی شب جب ہے سلیمان ہوئی ظاہر حوروں کی زبانوں پہ یہ تھا نام محمدؐ

قصیدہ چشتیؔ

وہ پیارے محمد صلی علی کیا ہم نے ترا رتبہ جانا ہے حق کی قسم سچ تو یہ ہے اللہ نے تجھے جانا جانا
فرقت میں میرا دل ہے مضطر یکبار آ کے سمجھا جانا ہے عرض میری تم سے سرور شکل تو کبھی دکھلا جانا
وہ تیرہ لحد میں اے آقا ساتھی نہیں واں کوئی اپنا وہ چاند سے صورت دکھلا کر اوس وقت مدد کچھ فرمانا
اوسکی تو نہیں کچھ فکر اصلا آتے ہے عدم سے ہم تنہا ہے قلب میں اپنے عشقِ نبی ہوگا نہ کبھی تنہا جانا
طیبہ کو اگر تو جائے صبا او پیارے نبی کو پائے صبا گیسوئے پیمبر کی خوشبو مجھکو بھی لا کے سنگھا جانا
تو جلک عرب بکمالِ طرب ہیں زار بہ ندبہ شور و شغب ہو خبر کیونکر ہے تجھے شاہِ عرب نہ تیرا آنا نہ میرا جانا
ہے شان تیری لولاک لما ایمان تو یہی ہے بس اپنا تیری غیر خدا کرے کون ثنا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا
والشمس تیرے چہرہ کی صفت والفجر ترے جلوہ کی صفت اے پیارے نبی زلفوں کو تیرے واللیل اذا یغشی جانا
بستر پہ ہے وہ اپنے مضطر کیا اوس سے خفا ہو اسقدر کیوں تم نے نہ کی چشتی پہ نظر تھا گرچہ سدا آتا جانا

تمت

کتاب	قیمت
کلیات ناسخ -	صعہ ۴ر
دیوان آتش -	۱۴ر
دیوان محبوب آئینہ -	صعہ ر
کلیات حضرت امیر خسرو -	صعہ ۸ر
کلیات جامی -	عصہ ۱۰ر
دیوان احمد جام	۱۰ر
دیوان خاموش -	۶ر
دیوان وطن -	۸ر
متفرق مرثیہ عمدہ -	فی ۱ر
مرثیہ میر انیس کامل -	صہ ر
مرثیہ مرزا دبیر کامل -	عاں ۸ر
مرثیہ مونس - کامل	للعہ ۸ر
مرثیہ میر عشق - کامل -	سے ۴ر ر

قصہ جات

کتاب	قیمت
داستان امیر حمزہ -	عصہ ۸ر
الف لیلہ -	صعہ ۱۴ر
حاتم طائی -	۱۰ر
چہار درویش -	۶ر
سروش سخن -	۸ر
فسانۂ عجائب خورد -	۱۰ر
گلشن جہان فزا -	۱۰ر
قصہ طوطا مینا -	۱۰ر
طوطا کہانی -	۶ر
گل بکاؤلی -	۶ر
شیرین فرہاد -	۶ر
لیلیٰ مجنوں -	۶ر
یوسف زلیخا -	۶ر
مقتول جفا -	۴ر
گل وصنوبر -	۴ر
اگر گل -	۶ر
بہرام گور -	۳ر
نورتن -	۱۲ر
انوار سہیلی اردو -	۱۲ر
بہار دانش اردو -	۱۴ر
قصۂ ملک محمد -	۸ر
گلزار نسیم -	۴ر
اندر سبھا امانت و مداری لعل -	۵ر
اندر سبھا امانت -	۳ر
واسوخت امانت -	۳ر
نقلیات شمس الامرا -	۱۲ر
بیربل بلا دو پیازہ - فی حصہ	۲ر